ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۸ر اپریل ۱۹۶۰ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین © لاہور

ہدیہ چار آنے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

کن تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُھُمْ اٰذَانَھُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

ترجمہ۔ ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں۔ جن کی نماز ان کے کانوں سے زیادہ بلند نہیں ہوتی۔ یعنی قبول نہیں کی جاتی۔ ایک تو اس غلام کی جو مالک کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو۔ جب تک وہ واپس نہ آئے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ دوسرے وہ عورت جس نے رات اس حالت میں بسر کی ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرا وہ امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔

قیامت کی ایک علامت

عَنْ سَلَامَۃَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَتَدَافَعَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ لَا یَجِدُوْنَ اِمَامًا یُصَلِّیْ بِھِمْ

(رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ)

ترجمہ۔ سلامہ بنت حُر کہتی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ لوگ امامت کو دفع کریں گے یعنی امامت سے گریز کرینگے۔ اور کوئی نماز پڑھانے والا ان کو نہ ملیگا۔

ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجِھَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر امیر کے ساتھ۔ خواہ وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ کبیرہ گناہ بھی کرتا ہو۔ اور نماز واجب ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کرتا ہو اور جماعت واجب ہے تم پر یعنی ہر مسلمان پر خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کرتا ہو۔

غلام کی امامت جائز ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُھَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِیْنَۃَ کَانَ یَؤُمُّھُمْ سَالِمٌ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَفِیْھِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ

(رواہ البخاری)

ترجمہ۔ ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ جب پہلے مہاجرین مدینہ میں آئے تو ان کی امامت ابوحذیفہ رضؓ کے آزاد کردہ غلام سالم نے کی ہے۔ حالانکہ ان میں حضرت عمر رضؓ اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی تھے۔

نماز کو بھاری نہ بناؤ

عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوۃً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوۃً مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَانَ لَیَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَیُخَفِّفُ مَخَافَۃَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّہٗ

(متفق علیہ)

ترجمہ۔ انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ہلکی اور کامل ہو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سُنتے تو اس اندیشہ سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان نہ ہو۔ نماز کو ہلکا کر دیتے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَھَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّۃِ وَجْدِ اُمِّہٖ مِنْ بُکَائِہٖ

(رواہ البخاری)

ترجمہ۔ ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں اس کو دراز کرنیکا پس میں کسی بچہ کے رونے کی آواز سُنتا ہوں اور اس خیال سے کہ اسکی ماں کہیں اس کے رونے سے فکر میں نہ پڑ جائے۔ اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْہُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ مَا صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَۃِ

(متفق علیہ)

ترجمہ۔ قیس بن رضؓ ابی حازم کہتے ہیں کہ ابو مسعود رضؓ نے مجھ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص کی وجہ سے جو لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ میری صبح کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس واقعہ کے بعد میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ و نصیحت میں اس قدر غضبناک نہیں دیکھا۔ جس قدر کہ آپ اس روز غضبناک تھے جس روز ہم نے یہ واقعہ عرض کیا۔ پھر آپؐ نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں (طویل نماز پڑھا کر) پس جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے۔ وہ تخفیف کرے یعنی ہلکی نماز پڑھائے۔ اس لئے کہ نمازیوں میں کمزور اور بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۵ | جمعۃ المبارک مورخہ ۱۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۸ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۳۷

قتلِ عام

یورپ اور امریکہ میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو۔ جہاں نسلی امتیاز اور کالے گورے کی تفریق ہو سفید فام یورپین اور امریکن سیاہ فام لوگوں کے وجود کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اُن پر آئے دن جو مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ ان کا ذکر وقتاً فوقتاً اخبارات میں آتا رہتا ہے۔

حال ہی میں جنوبی افریقہ کی سفید فام حکومت نے وہاں کے مقامی باشندوں پر جو مظالم ڈھائے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ظلم وستم کا یہ سلسلہ انتہاء کو پہنچ چکا ہے۔ جنوبی افریقہ کے مختلف مقامات پر فسادات ہو رہے ہیں اور پولیس افریقی مظاہرین کا گولیوں سے استقبال کر رہی ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں افریقی مظاہرین ہلاک ہو چکے ہیں اور زخمیوں کی تعداد کا صحیح علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ فسادات کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ جنوبی افریقہ کی برطانوی حکومت نے افریقی باشندوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے پاس شناختی کارڈ رکھیں۔ انہوں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ جلسے کئے جلوس نکالے۔ غرضیکہ ہر طرح سے احتجاجی مظاہرے کئے۔

سفید فام حکومت کے اس ظلم وستم کے خلاف تمام دنیا نے غم وغصے کا اظہار کیا۔ افریقی ایشیائی گروپ نے اس معاملے کو اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کر دیا۔ حفاظتی کونسل کا اجلاس گزشتہ ہفتے سے شروع ہے۔ اور اس سوال پر بحث ہو رہی ہے۔ اس اثناء میں جنوبی افریقہ کی حکومت نے شناختی کارڈ سے متعلق اپنا حکم واپس لے لیا ہے۔ لیکن وہ حفاظتی کونسل کی بحث میں اس لئے حصہ نہیں لے رہی کہ اس کے نزدیک یہ اس کا داخلی معاملہ ہے اور اقوام متحدہ اس میں دخل دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

بحث میں حصہ لیتے ہوئے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ نے جنوبی افریقہ کی حکومت کی پالیسی پر شدید ترین نکتہ چینی کی ہے پاکستانی نمائندہ ان چھ مندوبین میں سے ایک ہے۔ جنہیں اقوام متحدہ میں افریقی ایشیائی گروپ نے حفاظتی کونسل کے روبرو اپنا موقف پیش کرنے کیلئے منتخب کیا ہے۔ ہم اپنی حکومت اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کو افریقی باشندوں کی زبردست حمایت کرنے پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔ ع

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اسلام اپنے متبعین کو یہی تعلیم دیتا ہے۔ کہ وہ استبدادیت کے خلاف جوش وخروش کا مظاہرہ کریں۔ ہم اس موقعہ پر اقوام متحدہ سے بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ اس وقت تک بڑی طاقتوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہے۔ ان طاقتوں کا مفاد اگر خطرہ میں ہو۔ تو اقوام متحدہ کی مشینری فوراً حرکت میں آتی ہے۔ ورنہ معاملہ کھٹائی میں ڈال دیا جاتا ہے۔ کشمیر، فلسطین اور الجزائر کے مسائل اس امر کے زندہ ثبوت ہیں۔ ان مسائل میں اقوام متحدہ کی مصلحت کوشی سے چھوٹے ممالک میں اس کا وقار ختم ہو چکا ہے۔

جنوبی افریقہ کے مقامی باشندوں کے معاملہ میں بحث کے اختتام پر حفاظتی کونسل نے ایک قرارداد پاس کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کی حکومت سے کہا ہے کہ وہ نسلی امتیاز کی پالیسی ترک کر دے۔ ہماری رائے میں اس سے مقامی باشندوں کا مسئلہ حل نہ ہوگا۔ کیونکہ جنوبی افریقہ کی حکومت اس قرارداد کا نوٹس نہ لے گی۔ اس کے بعد حفاظتی کونسل کو جنوبی افریقہ کی حکومت کے خلاف کوئی سخت کارروائی کرنی پڑے گی۔ اگر اس نے کمزوری کا ثبوت دیا تو ہمیں خطرہ ہے کہ لیگ آف نیشنز کی طرح اس کا وجود بھی ختم نہ ہو جائے۔

خاندانی منصوبہ بندی

ایک اطلاع مظہر ہے کہ وزیر صحت نے گزشتہ ہفتے کراچی جاتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ اس سال خاندانی منصوبہ بندی پر سات لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ آبادی میں زبردست اضافہ کی روک تھام کے لئے تمام وسائل کو کام میں لایا جا رہا ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کم پیدا کی جائے۔ اس کے لئے دوائیوں اور مانع حمل آلات کے استعمال کو رواج دیا جائے ہم اس سے پہلے کئی بار خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ قتل اولاد کے مترادف ہے۔ اور کتاب وسنت کے خلاف عملی اقدام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ خَشْيَةِ اِمْلَاقٍ (ترجمہ۔ تنگدستی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔) خاندانی منصوبہ بندی اس آیت کی زد میں آتی ہے۔ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ یہ وبا یورپ کی طرف سے پھیلائی جا رہی ہے اور اس طرح مسلمان کو دین سے برگشتہ کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں سات لاکھ روپے کا صرفہ اسراف اور تبذیر شمار کیا جائے گا۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی ضائع کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی مول نہ لے۔ وما علینا الا البلاغ۔

عازمین حج

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے تیسرے درجہ میں سفر کرنے والے عازمین حج یا زائرین کربلائے معلی کو کرایہ میں رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت یہ لوگ ایک طرف کا کرایہ دے کر واپسی ٹکٹ حاصل کر سکیں گے۔ یہ ٹکٹ چھ ماہ کے لئے کارآمد ہوں گے۔ اس رعایت سے استفادہ کے خواہشمند متعلقہ ریلوے اسٹیشن سے درخواست کے فارم حاصل کر سکتے ہیں۔ عازمین حج کو فارم کے ساتھ حج ٹکٹ اور پاسپورٹ اور زائرین کو ویزا وغیرہ پیش کرنا ہوگا۔ مزید تفاصیل اپنے قریبی اسٹیشن ماسٹر سے حاصل کی جا سکتی ہیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے عازمین حج کو کرایہ میں جو رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہماری نظر میں یہ فیصلہ ان لوگوں کی اشک شوئی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ریلوے کی آمدنی اخراجات سے کہیں زیادہ ہے۔ اگر وہ عازمین حج کو بلا ٹکٹ سفر کرنے کی رعایت دے دیتی۔ تو اس کے خزانہ میں کوئی معتدبہ کمی نہ آ جاتی۔ عازمین حج سال میں ایک بار ہی یہ مبارک سفر

باقی صفحہ ۱۸ پر

خطبہ یوم الجمعہ مورخہ ۴ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۶۰ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ

نمبر ۱ دوزخی کون ہیں اور اُن کے ساتھ سلوک کیسا ہوگا

نمبر ۲ بہشتی کون ہیں اور اُن کے ساتھ سلوک کیسا ہوگا

دوزخی کون ہیں اور ان کے ساتھ سلوک کیسا ہوگا

نمبر ۱

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ (سورۃ النساء رکوع ۸ - پارہ ۵)

ترجمہ - بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا - انہیں ہم آگ میں ڈالیں گے - جس وقت ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کی اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ عذاب چکھتے رہیں - بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے -

نمبر ۲

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ سورۃ الاعراف رکوع ۴ پارہ ۸

ترجمہ - فرمائے گا - جنوں اور آدمیوں میں سے جو اُمتیں تم سے پہلے ہو چکیں - ان کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ - جب ایک امت داخل ہوگی تو دوسری پر لعنت کرے گی - یہاں تک کہ جب اس میں سب گر جائیں گے تو ان کے پچھلے پہلوں سے کہیں گے اسے رب ہمارے ہمیں انہوں نے گمراہ کیا - سو تو انہیں آگ کا دُگنا عذاب دے فرمائے گا کہ دونوں کو دُگنا ہے - لیکن تم نہیں جانتے - اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے - پس تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں ہے - پس بسبب اپنی کمائی کے عذاب چکھو -

نمبر ۳

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ۝ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ سورۃ ابراہیم رکوع ۳ پارہ ۱۳ -

ترجمہ - اور پیغمبروں نے فیصلہ چاہا اور ہر ایک سرکش نامراد ہوا - اور اس کے آگے دوزخ ہے - اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا - جسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا - اور اسے گلے سے نہ اُتار سکے گا - اور اس کو ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ نہیں مرے گا - اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا -

نمبر ۴

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاۗءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ ذُقْ ڌ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ سورۃ الدخان رکوع ۳ پارہ ۲۵ - ترجمہ - بیشک تھوہر کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہے - پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا - جیسے پکتا ہوا پانی کھولتا ہے - اسے پکڑ لو - پس اسے دوزخ کے درمیان دھکیل کر لے جاؤ - پھر اس کے سر پر عذاب کا کھولتا ہوا پانی ڈالو - چکھ بیشک تو بڑا عزت والا بزرگی والا ہے - بیشک یہی ہے - جس کی نسبت تم شک کیا کرتے تھے -

نمبر ۵

وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۣ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ سورۃ ص رکوع ۴ پارہ ۲۳

ترجمہ - اور تحقیق سرکشوں کے لئے برا ٹھکانا ہے - یعنی دوزخ جس میں گرینگے پس وہ کیسی بُری جگہ ہے - یہ ہے - پھر وہ اس کو چکھیں - جو کھولتا پانی اور پیپ ہے - اور اس شکل کی اور بھی کئی طرح کی چیزیں ہوں گی - یہ ایک جماعت ہے - جو تمہارے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے والی ہے (متبوع کہیں گے) ان پر خدا کی مار یہ بھی دوزخ ہی میں آرہے ہیں. (تابع ہونے والے) کہیں گے - بلکہ تم پر خدا کی مار - تم ہی تو اس بلا کو ہمارے سامنے لائے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے - تابع کہیں گے - اے ہمارے رب جو اس بلا کو ہمارے آگے لایا - اسے آگ میں دگنا عذاب دے اور کہیں گے - کہ جن لوگوں کو ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے - ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتے - کیا ہم ان سے (ناحق) تمسخر کرتے تھے - یا ان سے ہماری نگاہیں پھر گئی ہیں -

نمبر ۶

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ سورۃ الممتحنہ رکوع ۱ پارہ ۲۸

ترجمہ - نہ تمہیں تمہارے رشتے ناطے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن نفع

دینگے ۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور جو تم کرتے ہو ۔ اللہ اسے خوب دیکھتا ہے۔

۷

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ۚ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۚ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۚ مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۚ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۚ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۙ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۙ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۙ وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۙ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۠ سورہ الحاقۃ رکوع ۱ پارہ ۲۹

ترجمہ ۔ اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا ۔ تو کہیگا ۔ اے کاش میرا اعمال نامہ نہ ملتا ۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ۔ کاش وہ (موت) خاتمہ کرنے والی ہوتی ۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا ۔ مجھ سے میری حکومت جاتی رہی ۔ اسے پکڑو ۔ پس اسے طوق پہنا دو ۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو ۔ پھر ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اسے جکڑ دو ۔ بے شک وہ اللہ پر یقین نہیں رکھتا تھا ۔ جو بڑا عظمت والا ہے ۔ اور نہ وہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا ۔ سو آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں ۔ اور نہ کھانا ہے ۔ مگر زخموں کا دھوون ۔ اسے گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا

۸

وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ هِیَ تَفُوْرُ ۙ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ۝ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ سورہ الملک رکوع ۱ پارہ ۲۹۔

ترجمہ ۔ اور جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ۔ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ۔ جب اس میں ڈالے جائیں گے ۔ تو اس کے شور کی آواز سنیں گے ۔ اور وہ جوش مارتی ہوگی ۔ ایسا معلوم ہوگا کہ جوش کی وجہ سے ابھی پھٹ پڑے گی ۔ جب اس میں ایک گروہ ڈالا جائے گا ۔ تو ان سے دوزخ کے داروغہ پوچھیں گے ۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا ۔ وہ کہیں گے ۔ ہاں بیشک ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا ۔ پر ہم نے جھٹلا دیا ۔ اور کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا تم خود بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ۔ اور کہیں گے کہ اگر ہم نے سنا یا سمجھا ہوتا تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے ۔ پھر وہ اپنے گناہ کا اقرار کریں گے ۔ سو دوزخیوں پر پھٹکار ہے ۔

بہشتی کون ہیں ۔ اور ان کے ساتھ کیسا سلوک ہوگا

۱

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَی الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ سورہ الکہف رکوع ۴ پارہ ۱۵ ترجمہ ۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے ۔ اور اچھے کام کئے ہم بھی ان کا اجر ضائع نہیں کریں گے جس نے اچھے کام کئے وہی لوگ ہیں جن کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ان کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی ۔ انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنیں گے ۔ وہاں تختوں پر تکئے لگانے والے ہوں گے ۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور کیا ہی اچھی آرام گاہ ہے ۔

۲

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝ مُتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ۝ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝ سورہ ص رکوع ۴ پارہ ۲۳

ترجمہ ۔ یہ نصیحت ہے اور بے شک پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے ۔ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ۔ ان کیلئے ان کے دروازے کھولے جائیں گے ۔ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھیں گے ۔ وہاں بہت سے میوے اور شراب طلب کریں گے ۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی ۔ یہی ہے جس کا تم سے حساب کے دن کے لئے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ ہمارا رزق ہے ۔ جو کبھی ختم نہیں ہوگا ۔

۳

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ سورہ توبہ ۔ رکوع ۹ پارہ ۱۰ ۔ ترجمہ ۔ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں ۔ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہی لوگ جن پر اللہ رحم کرے گا ۔ بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے اللہ نے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو باغوں کا وعدہ فرمایا ہے ۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ۔ اور عمدہ مکانوں اور ہمیشگی کے باغوں میں اور اللہ کی رضا ان سب سے بڑی ہے ۔ یہی وہ بڑی کامیابی ہے ۔

حاصل

یہ نکلا کہ جو مرد اور عورتیں ایمان لاتے ہیں ۔ اور نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں ۔ اور نماز التزام سے پڑھتے ہیں ۔ اور زکوٰۃ ہمیشہ ادا کرتے ہیں ۔ غرضیکہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں ۔ ان کے لئے بہشت میں داخل کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے لہٰذا ہر مسلمان کا (خواہ مرد ہو یا عورت) فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی داخلہ جنت کی شرائط کو پورا کرے ۔

اَللّٰهُمَّ وفقنا لما تحب وترضیٰ

عـ۴

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ سورة
التوبہ رکوع عـ۱۳ پارہ عـ۱۱ ترجمہ :-

اور جو لوگ قدیم پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہوا - اور وہ اس سے راضی ہوئے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں - جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے - یہ بڑی کامیابی ہے۔

نجات پانے والے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس طرح یہود و نصاریٰ میں بہتر فرقے ہو گئے تھے - اسی قسم کے بہتر فرقے میری امت میں بھی ہونگے اور فرمایا - کہ وہ دوزخ میں جائینگے البتہ میری امت میں ایک تہترواں فرقہ یہود و نصاریٰ سے زائد ہوگا - اور وہ بہشت میں جائے گا - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا - وہ کون سا ہوگا - آپ نے فرمایا - (ما انا علیہ و اصحابی) ترجمہ - جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔

لہٰذا

ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت کا فرض ہے کہ ہر کام کرتے وقت رسولؐ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرے اور ان کی تابعداری سے نہ ہٹے۔

عـ۵

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ الَّذِيْنَ
يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ○
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ
يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ
سُوْٓءَ الْحِسَابِ ○ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ
وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى
الدَّارِ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ
صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ
بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ ○ سورة الرعد رکوع عـ۱۱ پارہ عـ۱۳

ترجمہ - سمجھتے تو عقل والے ہی ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں - اور اس عہد کو نہیں توڑتے - اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں - جس کے ملانے کو اللہ نے فرمایا ہے - اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں - اور وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضامندی کے لئے صبر کیا - اور نماز قائم کی - اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا - اور برائی کے مقابلہ میں بھلائی کرتے ہیں - انہیں کے لئے آخرت کا گھر ہے - ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود بھی رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہیں - اور ان کے پاس فرشتے ہر دروازہ سے آئیں گے - کہیں گے - تم پر سلامتی ہو - تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے پھر آخرت کا گھر کیا ہی اچھا ہے -

عـ۶

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ
فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ
عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ
فٰعِلُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○
اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ سورة المومنون رکوع
پارہ عـ۱۸

ترجمہ - بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے - جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں - اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں - اور جو زکواۃ دینے والے ہیں - اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر اس لئے کہ ان میں کوئی الزام نہیں - پس جو شخص اس کے علاوہ طلب گار ہو تو وہی حد سے نکلنے والے ہیں - اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہی وارث ہیں جو جنت الفردوس کے وارث ہونگے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے

خلاصہ

ان آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مندرجہ صفتوں والے مسلمان جنت میں جائیں گے :-

(پہلی) ایمان -
(دوسری) اپنی نمازوں میں عاجزی کرنیوالے
(تیسری) فضول باتوں سے بچنے والے مثلاً مرغ لڑانا، یا کبوتر اڑانا، یا مینڈھے لڑانا، یا شادیوں میں مجرے کرانا، وغیرہ
(چوتھی) زکواۃ ادا کرنے والے - اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے۔
(پانچویں) امانتوں کی حفاظت کرنیوالے (یعنی جو ان کے پاس رکھے۔
(چھٹی) اپنے عہدوں کو پورا کرنیوالے
(ساتویں) اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

غور کی دعوت

مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی حالت پر غور کرکے دیکھنا چاہیئے کہ آیا یہ صفتیں پائی جاتی ہیں -؟

مجلس ذکر منعقدہ ۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

بہشت کا داخلہ کثرت ذکر الٰہی پر موقوف ہے

بشرطیکہ کوئی اور مانع نہ ہو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہشت اور دوزخ میں جانے والوں کی کچھ صفات بیان فرمائی ہیں۔ بہشت میں جانے والوں کی ایک صفت ہے۔ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ہ (سورۃ الاحزاب ع ۵ پ ۲۲) (ترجمہ) اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے)

مرد اور عورت

میں کہا کرتا ہوں کہ مرد اور عورت قبر سے ورے ورے دو ہیں۔ مرنے کے بعد دونوں سے اعمال کے لحاظ سے یکساں سلوک ہوگا۔ وہاں نہ میاں بیوی کے کام آئے گا۔ اور نہ بیوی میاں کے کام آئے گی۔ اگر اعمال اچھے ہیں تو مرد کی قبر رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ (ترجمہ بہشت کے باغوں میں سے باغ) بن جائے گی۔ اسی طرح اگر عورت کے اعمال اچھے ہیں تو اس کی قبر بہشت کے باغوں میں سے باغ بن جائے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیوی نیک اعمال کے باعث بہشت میں اپنا گھر بنوائے اور میاں اپنی بداعمالی سے دوزخ میں جائے۔ دنیا میں تو میاں بیوی دو ہیں۔ دونوں سے مل کر گھر بنتا ہے۔ میاں کماتا ہے۔ بیوی پکاتی ہے۔ اور دونوں کھاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں میاں اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور بیوی اپنے اعمال کی ذمہ دار ہے

قرآن مجید

پڑھ کر دیکھئے کہ بہشتیوں کی کون کون سی صفات ہیں۔ پھر وہ صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ بہشت میں جانے کے لئے مردوں کو بھی اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کا الگ ذکر کیا ہے اور عورتوں کا الگ ذکر کیا ہے۔ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ میں بھی دونوں کا الگ الگ ذکر ہے

دس تسبیح

میں جب بیعت کرتا ہوں تو روزانہ دس تسبیح اَللّٰہُ ھُوْ کے ذکر کی بتلاتا ہوں۔ صبح سے لے کر عشا تک بلکہ سونے تک ایک ہزار بار اللّٰہ ھُو کا ذکر پورا کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ مردوں اور عورتوں کو دس تسبیح بتلاتا ہوں۔ دونوں سے کہا کرتا ہوں کہ جب پہلا سبق پکا کر آؤ گے یا آؤ گی۔ تو دوسرا سبق ملے گا۔ دوسرا سبق پکا کر آؤ گے یا آؤ گی تو تیسرا ملے گا۔ عورتوں سے کہا کرتا ہوں کہ بیٹی! ہاتھ سے کام کرتی رہو اور زبان سے اللّٰہ ھُو کرتی رہو۔ مردوں سے بھی یہی کہا کرتا ہوں۔ اس طرح اللّٰہ ھُو کا ذکر کرنے سے مرد اور عورتیں وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ میں خود ہی شامل ہو جائیں گی۔

دس تسبیح روز کرنی مشکل کام نہیں ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بہت زیادہ اللّٰہ ھُو کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

عمل کا نتیجہ

ہر عمل کا نتیجہ نیت کے لحاظ سے نکلتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (سوائے اس کے نہیں کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) اگر بندہ نیک نیتی سے ذکر الٰہی کرے۔ اور پھر بھی اس میں کمی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کمی کو پورا کر دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ (متفق علیہ) (باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ۔ الفصل الاول)۔ (ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ میری نسبت جو گمان کرتا ہے۔ میں اس کے لئے ایسا ہی ہوں۔ اور جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے پاس موجود ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ (مومنوں) کی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہے۔

ریا شرک

ہے۔ اگر مسلمان ذکر اللہ تعالیٰ کا کرے اور لوگوں کو دکھلانا پیش نظر ہو تو اس ذکر کا کیا فائدہ؟ مسلمان شرک کرتے ہیں اور شرک کو شرک نہیں سمجھتے۔ بہشت میں داخلہ کے لئے اخلاص شرط ہے۔ اخلاص کے معنی ہیں کہ اے اللہ! یہ کام تیرے لئے ہے۔ غیر کے لئے نہیں ہے غیر کی نفی ضروری ہے۔

ایک واقعہ

حضرت امروٹی رح کا ایک خادم ادریس تھا۔ ایک بار اس نے حضرت رحمۃ اللہ کے لئے اس خیال سے سالن پکایا کہ حضرت رح شاباش دیں گے۔ جب سالن سامنے آیا تو حضرت رح نے فرمایا "آج سالن بڑا خراب ہے"۔ دوسرے دن اس نے اپنی نیت درست کر لی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے سالن پکایا۔ اگرچہ سالن جل گیا تھا لیکن حضرت رح نے فرمایا "آج سالن بڑا اچھا ہے"۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سالن پکایا تو بگڑ جانے پر بھی وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے نہ ہو تو ٹھیک ہونے پر بھی بڑا خراب ہے۔ شیخ تربیت کرتا ہے۔

بہشتیوں کی صفات

اگر آپ بہشت میں جانے کے متمنی ہیں تو بہشتیوں والی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ ان صفات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ ان میں سے ایک صفت کا ذکر میں نے آج کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مردوں اور عورتوں دونوں کا حصہ ہے۔ عورتوں پر چونکہ تعلقات کا بوجھ نہیں ہوتا۔ خاوند اور بچوں سے رہنا

صرف پڑھ کے [illegible] حوالہ ڈاک ہوتا ہے۔

ان کا کسی سے تعلق نہیں ہوتا۔ مرد کے تعلقات وسیع ہوتے ہیں۔ اس لئے عورتیں مردوں سے زیادہ ذکرِ الٰہی کرتی ہیں۔

انسان سے غلطی

ہو سکتی ہے کہ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے لیکن اللہ تعالےٰ غلطی نہیں کر سکتے۔ جو وعدہ کرتے ہیں۔ پورا کرتے ہیں۔ ان کا وعدہ ہے کہ ہم نے وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ وَالذّٰکِرَاتِ کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالےٰ کو بکثرت یاد کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ہمیں ضرور مغفرت اور اجرِ عظیم عطا فرمائیں گے۔ آپ نیت نیک بنا کر اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے مجلس ذکر میں آیئے انشاءاللہ خدا تعالےٰ مغفرت فرما دیں گے۔ آپ کی برکت سے میری بھی نجات ہو جائے گی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ اُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَنَا اَدُلُّہٗ عَلٰی مَنْ یَّحْمِلُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ (رواہ مسلم) (کتاب العلم۔ الفصل الاول)

(ترجمہ۔ ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میری سواری چلنے سے عاجز ہو گئی ہے۔ آپ مجھ کو سواری عطا فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کوئی (سواری) نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسا شخص اس کو بتلا دوں جو اس کو سواری دیدے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھلائی کی رہنمائی کرے۔ اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس نیکی کرنے والے کو (مسلم)

عزمِ نو

از اکرم شاہ احمد پوری شرقپوری

نخوت دلوں سے مٹا کر رہیں گے
زمانے کو اپنا بنا کر رہیں گے

محبت خلوص اور دلوں میں صفائی
مسلماں کو یہ گُر سکھا کر رہیں گے

حقیقت سے روکے گی گر کوئی طاقت
جہاں سے اُسی کو مٹا کر رہیں گے

وہ قوت لرز اُٹھا تھا جس سے خیبر
زمانے کو اب ہم دکھا کر رہیں گے

ہے سویا ہُوا خوابِ غفلت میں مسلم
اُسے خواب سے بھی جگا کر رہیں گے

عدوئے محمد صلعم کو ہم اس جہاں سے
مٹا کر رہیں گے مٹا کر رہیں گے

کٹیں گردنیں گرچہ کچھ غم نہیں ہے
مگر حق کا ڈنکا بجا کر رہیں گے

کہاں تک سہیں گے ستم شاد اب تو
یہ رستے زخم رنگ لا کر رہیں گے

مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا

میں جدید داخلہ ۷ شوال سے شروع ہو کر آخر ماہ تک جاری رہے گا۔ اسباق ۱۵ شوال سے شروع ہو جائینگے۔ مدرسہ ہذا میں درجہ ابتدائی عربی سے موقوف علیہ دورۂ حدیث تک تعلیم ہوتی ہے بشرط گنجائش فقط قرآن مجید میں بھی داخلہ ہو سکیگا۔ طلباء کو قیام و طعام وغیرہ سہولتیں مفت دی جائینگی۔ امسال بچوں کیلئے پرائمری کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ طلباء کو چاہیئے کہ جلد از جلد داخلہ کرا لیں۔

نائب مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا

جناب ایم عبدالرحمن صاحب لدھیانوی
شیخوپورہ



جمعہ کی اہمیت

اسلامی تنظیم کی حقیقت کیا ہے؟

اسلامی تنظیم کی بنیاد مسجد ہے۔ یاد رکھو اسلام نے مسلمانوں کو متحد اور منظم کرنے کے لئے چندوں رجسٹروں اور فارموں سے کام نہیں لیا۔ بلکہ انہیں توحید و خدا پرستی جمہوریت ومساوات اور اخلاص و روحانیت کے راستے پر ڈال کر ان کے دلوں میں اتحاد و محبت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے موجودہ زمانہ کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں پانچ طاقتیں قومی زندگی کی بنیاد ہیں (۱) اتحاد (۲) تعلیم۔ (۳) دولت (۴) فوج۔ (۵) تبلیغ یا پروپیگنڈا ان پانچوں چیزوں میں قوت و زندگی کا اصل سرچشمہ قومی اتحاد ہے۔ اسلام نے مسجد کی مرکزیت قائم کر کے ان سب کو ایک ہی منبر میں حل کر دیا ہے۔

اسلامی نظام میں محلہ وار اتحاد کا مرکز محلہ کی مسجد ہے۔ مسلمانان شہر کے اتحاد کا مرکز جامع مسجد ہے۔ گردو نواح کے اتحاد کا مرکز عیدگاہ ہے اور پوری اُمت کے اتحاد کا مرکز بیت اللہ ہے۔

نماز پنجگانہ میں صرف عبادت قرآن خوانی یا مشورہ یا ملاقات پر اکتفا کیا گیا ہے لیکن جمعہ میں ان چیزوں کے ساتھ خطبے اور تقریر کا حصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ مختلف محلوں کی جماعتیں جامع مسجد میں پہنچ کر اتحاد خیال اور اتحاد عمل کی نعمت حاصل کریں علاقہ کی تنظیم کے لئے عیدین کے دو اجتماع ہیں حج بیت اللہ شریف تمام امت کے اتحاد عقاید واعمال اتحاد لباس، اتحاد رفتار اور اتحاد معاشرت کا آخری مظاہرہ ہے۔

فرضیت جمعہ

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پ ۲۸ - ع ۱۲ - (ترجمہ) اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی طرف لپکو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت یاد کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

تفسیر۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ہر اذان کا یہ حکم نہیں۔ کیونکہ جماعت پھر بھی ملے گی اور جمعہ ایک ہی جگہ ہونا تھا پھر کہاں ملے گا؟ اور اللہ کی یاد سے مُراد خطبہ ہے اور نماز بھی اس کے عموم میں داخل ہے۔ یعنی ایسے وقت جائے کہ خطبہ سُنے۔ اس وقت خرید و فروخت حرام ہے اور دوڑنے سے مراد پورے اہتمام اور مستعدی کے ساتھ جانا ہے۔ بھاگنا مُراد نہیں۔

نُوْدِيَ سے مُراد قرآن میں وہ اذان ہے جو نزول آیت کے وقت تھی۔ یعنی جو امام کے سامنے ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلی اذان بعد میں حضرت عثمانؓ کے عہد میں صحابہ کرام کے اجماع سے مقرر ہوئی ہے۔ لیکن خرید و فروخت کے حرام ہونے میں اس اذان کا حکم بھی پہلی اذان کے حکم کی مانند ہے۔ کیونکہ اشتراک علت سے حکم میں اشتراک ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ منافع آخرت کے سامنے دنیوی فوائد کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ لکھتے ہیں۔ یہود کے ہاں عبادت کا دن ہفتہ تھا۔ سارا دن سودا خریدنا اور بیچنا منع تھا اس لئے مسلمانوں کو فرما دیا کہ تم نماز جمعہ کے بعد روزی تلاش کرو اور روزی کی تلاش میں بھی اللہ کی یاد کو نہ بھولو۔

سوداگری اور دنیا کا کھیل تماشہ کیا چیز ہے؟ وہ ابدی دولت حاصل کرو جو اللہ کے پاس ہے اور جو پیغمبر کی صحبت اور مجالس ذکر و عبادت میں ملتی ہے۔ یاد رکھو روزی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہی بہترین روزی دینے والا ہے۔ اس مالک کے غلام کو یہ اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے (شیخ الاسلام حضرت مولانا عثمانیؒ)

پہلے زمانہ میں جمعہ کے دن صبح کے وقت نماز فجر کے بعد راستے اور گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں۔ تمام لوگ جامع مسجد کو اتنا سویرے جاتے تھے اور اسقدر ہجوم ہوا کرتا تھا جیسے عید کے دنوں میں۔ پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے۔ جو اسلام میں پیدا ہوئی۔ مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ وہ اپنی عبادت خانوں اور گرجوں میں کس قدر سویرے جاتے ہیں۔ اور طالبان دنیا بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے کس قدر سویرے پہنچ جاتے ہیں۔

در اصل مسلمانوں نے اس زمانہ میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی۔ ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کونسا دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے۔ افسوس وہ دن جو کسی زمانے میں مسلمان کے نزدیک عید سے بھی زیادہ تھا اور جس دن پر نبیؐ کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا۔ آج مسلمان کے ہاتھ سے اس کی ایسی بے قدری ہو رہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی نعمت کو اس طرح ضائع کرنا سخت ناشکری ہے۔ جس کا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں (انّا للہ وانّا الیہ راجعون) (ماخوذ از بہشتی گوہر)

یوم جمعہ کی فضیلت

جمعہ کے دن تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوئی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کے انسان اول ہیں اسی دن پیدا کئے گئے۔

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدمؑ پیدا کئے گئے۔ اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن وہ جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہو گا۔ (صحیح مسلم شریف)

(۲) امام احمدؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ شب جمعہ کا مرتبہ بعض وجوہ سے لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے۔ اس لئے کہ اسی شب میں سرور دو عالمؐ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور آپ کی تشریف آوری دنیا اور آخرت میں بیشمار خیر و برکت کی سبب بنی (لمعات شرح فارسی مشکوٰۃ شریف)

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالےٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو۔ (صحیحین شریفین)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں۔ مگر ان سب میں

دو قولوں کو ترجیح دی ہے۔ ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت دن کے آخری حصہ میں ہے اور اس قول کو جماعت کثیرہ نے اختیار کیا ہے۔ حضرت فاطمہ رضؓ جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو خبر دے تاکہ وہ اس وقت ذکر و دعا میں مشغول ہو جائیں۔ (اشعۃ اللمعات)

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے انبیاء علیہم السلام کے بدن کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سورہ بروج میں جو شاہد کا لفظ ہے۔ اس سے مراد جمعہ کا دن ہے۔ کوئی دن جمعہ سے زیادہ مبارک اور بزرگ نہیں۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جس میں مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جس چیز سے وہ پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے (ترمذی شریف) اللہ تعالیٰ نے شاہد کی قسم کھائی ہے۔

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عظمت عید الفطر اور عید الضحیٰ سے بھی زیادہ ہے۔ (ابن ماجہ)

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان شب جمعہ یا جمعہ کے دن مرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ترمذی شریف)

(۸) ابن عباس رضؓ نے ایک مرتبہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تلاوت فرمائی ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا۔ اس نے کہا اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو اس دن کو ہم عید بنا لیتے۔ ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عید کے دن اتری تھی۔ جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن، ہم کو عید بنانے کی کیا حاجت اس دن تو خود ہی دو عیدیں تھیں۔

(۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی رات سفید رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے (مشکوٰۃ شریف)

(۱۰) قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو جنت میں اور مستحقین دوزخ کو دوزخ میں بھیج دے گا اور یہی دن وہاں بھی ہونگے اگرچہ وہاں دن رات نہ ہوں گے۔ ان کو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرمائیگا پس جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ وقت ہوگا۔ جس وقت مسلمان دنیا میں جمعہ کی نماز کے لئے نکلتے تھے۔ ایک منادی آواز دے گا کہ اے اہل جنت! مزید کے جنگل میں چلو۔ وہ ایسا جنگل ہے جس کا طول و عرض سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ وہاں مشک کے ڈھیر ہونگے آسمان کے برابر انبیاء علیہم السلام نور کے منبروں پر بٹھلائے جائیں گے۔ اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر۔ پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے۔ حق تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا۔ جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اُڑے گا۔ وہ ہوا اُس مشک کو اُن کے کپڑوں میں لے جائے گی۔ اور منہ میں اور بالوں میں لگائے گی۔ وہ ہوا اس مشک کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہوگی۔ جس کو تمام دنیا کی خوشبوئیں دی جائیں۔ پھر حق تعالیٰ حاملانِ عرش کو حکم دے گا کہ عرش کو ان لوگوں کے درمیان میں لے جا کر رکھو۔ پھر ان لوگوں کو خطاب کر کے فرمائے گا کہ اے میرے بندو! جو غیب پر ایمان لائے ہو۔ حالانکہ تم نے مجھے دیکھا نہ تھا۔ اور میرے پیغمبر کی تصدیق کی تھی۔ اور میرے حکم کی اطاعت کی۔ اب کچھ مجھ سے مانگو۔ یہ دن زیادہ انعام کرنے کا ہے۔ سب لوگ بہ یک زبان کہیں گے کہ اے پروردگار! ہم تجھ سے خوش ہیں۔ تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ اے اہل جنت! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا۔ تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا۔ اور کچھ مانگو۔ یہ دن مزید کا ہے۔ تب سب لوگ متفق اللسان ہو کر عرض کرینگے کہ اے پروردگار! ہم کو اپنا جمال دکھا دے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ پس حق تعالیٰ سبحانہٗ پردے اٹھا دے گا اور ان لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا۔ اور اپنے جمال جہان آرا سے ان کو گھیر لے گا اگر اہل جنت کے لئے یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا۔ کہ یہ لوگ کبھی نہ جلائے جائیں تو بے شک یہ اس نور کی تاب نہ لا سکیں اور جل جائیں پھر اُن سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ۔ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دوگنا ہو گیا ہوگا۔ یہ لوگ اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے۔ نہ بیویاں ان کو دیکھیں گی۔ نہ یہ بیویوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جو ان کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جائے گا۔ تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ ان کی بیویاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی۔ وہ اب نہیں۔ ہزارہا درجے اس سے اچھی ہے۔ یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا۔ اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (شرح سفر السعادت) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی۔

(۱۱) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے۔ مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن تیز نہیں کی جاتی ہے۔ (احیاء العلوم)

(۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے۔ پس اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کر لو۔ (ابن ماجہ)

آداب جمعہ

(۱) ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے۔ جمعرات کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو منگوا کر رکھ لے۔

بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اس کو ملے گا جو اس کا منتظر رہتا ہو۔ اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے۔ جس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جمعہ کب ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد میں جا کر رہتے تھے۔ (احیاء العلوم)

پھر جمعہ کے دن غسل کرے۔ سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور اس دن مسواک کرنا بھی بہت فضیلت رکھتا ہے

جمعہ کے دن غسل کے بعد عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے۔ اور ناخن وغیرہ بھی کتروائے۔ جامع مسجد میں بہت سویرے جائے۔ جو شخص جتنا سویرے جائے گا۔ اسی قدر اس کو ثواب زیادہ ملے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے دروازے پر اس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اس کو پھر اس کے بعد دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے۔ جتنا کہ اللہ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو۔ اس کے بعد پھر علیہ گائے

کی قربانی ہیں۔ پھر جیسے مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ کے واسطے مرغے ذبح کرتے ہیں۔ پھر جیسے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کسی کو انڈہ صدقہ دیا جائے۔ پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم و صحیح بخاری)

جمعہ کی نماز کے لئے پیادہ پا جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی شریف)

جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورہ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جو کوئی سورہ کہف پڑھے۔ اس کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا۔ اور اس جمعہ سے پچھلے تک صغیرہ گناہ معاف ہو جائیں گے (شرح سفر السعادۃ)

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کیا کرو۔

جب کوئی شخص جمعہ کے لئے مسجد میں آئے تو کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے۔ پھر جس قدر نوافل اس کی قسمت میں ہوں پڑھے۔ جب امام خطبہ پڑھنے لگے تو خاموش رہے۔

جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے۔ قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اسلام کے اعظم شعائر میں سے ہے۔ اس کا منکر کافر ہے اور اس کا بے عذر تارک فاسق ہے

(۱) ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نماز جمعہ کے چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ خدا تعالےٰ ان کے دلوں پر مُہر کر دیگا۔ پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے (صحیح مسلم)

(۲) نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے۔ اُس کے دل پر اللہ مُہر کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالےٰ اس سے بیزار ہو جاتا ہے

(۳) طارق ابن شہابؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے۔ مگر چار پر (۱) غلام جو قاعدہ شرع کے مطابق مملوک ہو۔ (۲) عورت (۳) نابالغ لڑکا (۴) بیمار (ابوداؤد شریف)

(۴) ابن عمر راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام مقرر کر دوں اور خود اُن لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔ (صحیح مسلم)

(۵) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعہ کی نماز ترک کر دیتا ہے۔ وہ منافق لکھ دیا جاتا ہے۔ ایسی کتاب میں جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے (مشکوٰۃ شریف)

(۶) جابرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو جمعہ کے دن نماز پڑھنا ضروری ہے۔ مگر مریض اور مسافر، عورت۔ لڑکا اور غلام۔ پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہو جائے تو خداوند عالم بھی اس سے اعراض فرماتا ہے اور وہ بے نیاز اور محمود ہے (مشکوٰۃ شریف)

(۷) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ جس شخص نے پے در پے کئی جمعے ترک کر دیئے۔ پس اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ (اشعۃ اللمعات)

(۸) ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا۔ اس کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر وہ شخص ایک مہینہ تک برابر ان سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے (احیاء العلوم)

ان احادیث سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ شریعت میں نماز جمعہ کی سخت تاکید ہے اور اس کے چھوڑنے والے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ کیا اب بھی کوئی شخص اسلام کے اس فرض کے ترک کرنے پر جرات کر سکتا ہے۔

شرائط جمعہ

(۱) شہر کا ہونا۔ گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں۔ جس گاؤں کی آبادی قصبہ کے برابر ہو وہاں جمعہ درست ہے۔

(۲) ظہر کا وقت ہونا۔ ظہر سے پہلے یا اس کے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی۔ (۳) خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا (۴) لوگوں کے سامنے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا (۵) امام کے سوا کم از کم تین آدمیوں کا شروع خطبہ سے نماز ختم ہونے تک موجود رہنا اور شرط یہ ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں۔ پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔ (بحر الرائق، بزازیہ و رد المختار)

(۶) عام اجازت کے ساتھ علی الاعلان نماز جمعہ کا پڑھنا۔ پس کسی خاص مقام پر چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام پر نماز پڑھی جائے۔ جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے سب دروازے بند کر لیے جائیں تو نماز نہ ہوگی۔

یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں۔ اگر کوئی ان شرائط کے نہ پائے جانے کے باوجود نماز جمعہ پڑھے تو اسکی نماز نہ ہوگی نماز ظہر اس کو پھر پڑھنا پڑے گی اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

خطبہ میں بارہ چیزیں مسنون ہیں:۔

(۱) خطیب کو دوران خطبہ میں کھڑا رہنا (۲) دو خطبے پڑھنا (۳) دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (۴) دونوں حدثوں سے پاک ہونا (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا۔ (۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں تعوذ پڑھنا (۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سُن سکیں (۸) خدا کی وحدت، رسول کی شہادت درود وعظ۔ قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورۃ کا پڑھنا۔

دُوسرے خطبہ میں پھر ان چیزوں کا اعادہ کرنا۔ مسلمانوں کے لئے دُعا کرنا۔ خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا۔ بلکہ نماز سے کم رکھنا۔ خطبہ منبر پر پڑھنا۔ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا۔ خطبہ سننے والے کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ دُوسرے خطبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اصحاب اور ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہؓ اور عباسؓ کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔ بادشاہ اسلام کے لئے بھی دعا کرنا جائز ہے۔ جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو اس کا سننا واجب ہے۔ کھانا۔ پینا۔ بات کرنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ سلام یا جواب سلام دینا یا مسئلہ بتلانا ممنوع ہے۔ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے۔

صفات خطیب

خطیب صحیح معنوں میں سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین ہونا چاہیئے۔ جس کے خطبہ میں جان ہو۔ ہر ایک فقرہ میں تڑپ ہو۔ ایک ایک

لفظ میں زندگی کا پیام ہو۔ حاضرین کے دلوں کی تار اس کی پانچ انگلیوں میں ہو۔ جب دبائیے جو آواز چاہیے نکلوائیے۔ کسی چھوٹے یا بڑے کو اسکی حکم عدولی کی طاقت نہ ہو۔ پھر دیکھیئے کہ کیا ہوتا ہے۔ تمام طاغوتی اور مادی طاقتیں اس خدائی طاقت سے لرزہ براندام نظر آئیں گی انہیں جرأت نہ ہوگی کہ اس منظم جماعت سے آنکھ ملائیں اور اپنی ہستی معرض خطر میں ڈالیں ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا
(اقبال)

(شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ)

متفرق مسائل

رمضان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں وداع و فراق کے مضامین پڑھنا نبیؐ اور ان کے اصحابؓ سے منقول نہیں۔

خطبہ کے دوران میں اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔ خطبہ کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔ جمعہ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ جمعہ۔ سورۂ منافقون۔ سبح اسم ربک الاعلے هل أتاك حديث الغاشيہ پڑھا کرتے تھے اور جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور سورۂ دھر پڑھا کرتے تھے۔ کبھی کبھی ترک بھی کر دیتے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو۔ پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھ کر بیٹھنا اور دوسرے میں التحیات کی حالت کی طرح بیٹھنا بھی بے اصل ہے۔

آخری جمعہ رمضان کی باقی جمعہ ہائے رمضان پر شرعاً کوئی خاص فضیلت نہیں۔ رمضان کو خطاب کر کے الوداعی اشعار بھی خطبہ میں پڑھنا خلاف سنت ہے۔ ایسا ہی اُس دن قضائے عمری کی نماز بھی خودساختہ چیز ہے جو صحیح عقیدہ کو تباہ کرنے والی ہے۔

ترکیب نماز

جمعہ کی نماز سے پہلے چار سنتیں بیک سلام اور فرض جمعہ کے بعد چھ سنتیں اول چار بعدہٗ دو سنت۔

باسمہ سُبحانہٗ

قرآن مقدس کا ایک کھُلا معجزہ

ہمارے مدرسہ حفظ القرآن حسینیہ چک نمبر ۱۰ نوشہرہ ضلع شیخوپورہ کے ایک طالب علم مولوی منظور احمد صاحب مظفر گڑھی نے صرف چھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کر کے امسال چک نمبر ۹ چھبر ضلع شیخوپورہ نماز تراویح میں سُنا دیا ہے۔ یہ قرآن مجید کی حقانیت کا ایک کھُلا معجزہ ہے۔ اور ارشاد جناب باری تعالے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (ترجمہ۔ ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ اور نگہبان ہیں) کی پوری پوری تصدیق ہے۔ مورخہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ بعد نماز جمعہ حافظ صاحب مذکور کی دستاربندی ہوئی اور سند حفظ قرآن پاک ان کو دے دی گئی۔

(حافظ) غلام محمدؐ (صاحب) خادم حضرت شیخ الاسلام مدنی
مہتمم مدرسہ حفظ القرآن حسینیہ چک نمبر ۱۰ نوشہرہ ضلع شیخوپورہ

مدرسہ جامعہ انوریہ تعلیم القرآن والحدیث منٹگمری

میں ۴ شوال تا ۲۵ شوال داخلہ طلبہ شروع ہے حضرت اقدس قبلہ مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کے متوسلین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مدرسہ مذکورہ میں داخل فرما کر باترجمہ قرآن مجید وحفظ و ناظرہ وابتدائی کتابیں فارسی وعربی خلاصہ صحیحین مشارق الانوار کی تعلیم دلائیں غیر مستطیع طلبہ کی تمام ضروریات کا مدرسہ ہذا کفیل ہے۔ طلبہ کی عمر ۱۰ تا ۱۷ برس ہو۔

یہ جامعہ انوریہ حضرت اقدس (دامت برکاتہم) کا اپنا مدرسہ ہے۔ اپنے ہی دست مبارک سے بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ آپ کی دعاؤں اور برکت سے ۱۹۳۳ء سے چل رہا ہے۔ بیسیوں انسان تعلیم قرآنی سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ فی الحال تین مدرس اور ۷۰ سے زائد طالب علم ہیں۔

المعلن

(مولانا) عبدالعزیز صاحب جالندھری ناظم مدرسہ جامعہ انوریہ تعلیم القرآن والحدیث جامع مسجد نور منٹگمری۔

اہل خیر کیلئے بہترین موقعہ

برادران اسلام! مدرسہ اشرفیہ سکھر پانچ سال سے دینی علوم کی تعلیمی اور تبلیغی خدمات بجا لا رہا ہے اس پانچ سال کے قلیل عرصہ میں خدا کے فضل و کرم سے مدرسہ کی طرف سے چون ہزار تبلیغی پمفلٹ اور کتابیں شائع کر کے مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ نیز بیس ہزار تبلیغی اشتہارات بھی تقسیم ہوئے ہیں ہر سال تحفۂ رمضان اور تحفۂ عید قربان ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر مفت تقسیم ہوتا رہتا ہے صرف پانچ سال میں پچیس ۲۵ حافظ تیار ہو چکے ہیں اور سترسٹھ لڑکے اور لڑکیوں نے ناظرہ قرآن پاک ختم کر لیا ہے۔ شہر کے بچوں کے علاوہ ہمہ وقت چالیس پچاس لڑکے غریب اور نادار بھی مدرسہ میں مقیم رہتے ہیں جن کے جملہ اخراجات کی کفالت مدرسہ ہی کرتا ہے کسی طالب علم سے کسی قسم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ کسی سرکاری یا نیم سرکاری ادارے سے آج تک کوئی امداد نہیں لی گئی۔ بلکہ یہ تمام کام محض آپ حضرات کے تعاون ہی کا نتیجہ ہے۔ اور یہ صدقہ جاریہ آپ حضرات کے نامۂ اعمال میں لکھا جا رہا ہے آج کل مدرسہ کے مصارف بہت بڑھ گئے ہیں اور کام میں بھی کافی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے آپ حضرات سے خصوصی توجہ کی درخواست ہے کہ مدرسہ کی مالی اعانت فرما کر اس صدقہ جاریہ کو ترقی دیجئے اور الحاد و دہریت کی آندھیوں میں نبوت محمدی کے اس چراغ کو روشن رکھنے کی سعی بلیغ فرمایئے۔

فقط آپ کے تعاون کا متمنی

(مولانا) محمد احمد صاحب تھانوی ناظم مدرسہ اشرفیہ سکھر

ضروری اطلاع

امام القراء حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ کا قائم کردہ ادارہ مرکزی دار الترتیل لٹن روڈ مزنگ لاہور جس میں مرحوم کے صاحبزادہ قاری محمد عبدالماجد صاحب ذاکر صدر مدرس ہیں۔ چھ شوال سے کھُل رہا ہے۔ امدادی طلبہ و غیر امدادی کا داخلہ ۲۰ شوال تک جاری رہیگا فی الحال صرف دس امدادی طلباء داخل کئے جائیں گے۔

المشتہر

قاری محمد شاکر انور مدرس تجوید مدرسہ ہذا

جناب محمد شفیع عمر الدین صاحب

قسط نا پسندیدۂ خدا تعالیٰ اوّل

اللہ تعالےٰ اپنے اور اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمانوں کو پسند نہیں فرماتا

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ٥

آل عمران آیت ۳۲-ع ۴- ترجمہ- کہہ دو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ سے مراد قرآن شریف کا اتباع اور اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ کا اتباع کرو۔ تب تمہیں متبع رسول سمجھا جائے گا۔ آئندہ آیات میں تاریخ سے شہادت پیش کرکے یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ کبھی اللہ تعالےٰ نے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کی مدد نہیں کی۔"

حاصل یہ نکلا کہ ہمیں قرآن پاک اور حدیث شریف کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانا چاہیئے قرآن پاک اور اس کی شرح حدیث شریف سے روگردانی کرنے والے اللہ کو نہیں بھاتے

قابل غور بات یہ ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کو نہ بھائے اس کا ٹھکانا کہاں ہے۔

تفسیر ابن کثیرؒ میں ہے۔

پھر ہر عام و خاص کو حکم ملتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے رہیں۔ جو خدا و رسول کی اطاعت سے منہ پھیر لیں اور ہٹ جائیں تو وہ کافر ہیں اور اللہ تعا ان سے محبت نہیں رکھتا۔ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ رسول اللہؐ کے طریقہ کی مخالفت کفر ہے۔ ایسے لوگ خدا کے دوست نہیں ہو سکتے گو وہ دوستی کا دعوےٰ کریں جب تک وہ اللہ تعا کے سچے نبی اُمّی خاتم الرسل رسولؐ جن و بشر کی تابعداری پیروی اور اتباع سنت نہ کریں وہ اپنے اس دعوےٰ میں جھوٹے ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تو وہ ہے کہ اگر آج انبیاءؑ اور رسولؑ اور اولو العزم پیغمبر بھی زندہ ہوتے تو انہیں آپؐ کی اطاعت بغیر اور آپؐ کی شریعت پر کار بند ہوئے بغیر چارہ ہی نہ تھا۔

حضرت سیدنا و مرشدنا امام قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

"آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی کامیابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مل سکتی ہے آپؐ کی تابعداری سے بندہ اس بلند مقام پر پہنچتا ہے جو اللہ تعالےٰ کو پسند ہے (المکتوب ع ۲۴۹ جلد اوّل)

قیامت کے دن انسان پچھتائے گا کہ اس نے اطاعت رسول کیوں نہ کی۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ٥ الفرقان آیت ۲۷- ترجمہ- اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائیگا کہے گا۔ اے کاش میں بھی رسول کے ساتھ راہ چلتا۔

حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان کو مضبوط پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے (دو چیزیں یہ ہیں) (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ (مشکوٰۃ بحوالہ موطا)

حد سے بڑھنا

حد سے بڑھنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا

(۱) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ٥ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ٥ (المائدہ آیت ۸۷ ۸۸) ترجمہ- اے ایمان والو- ستھری چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو- بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا- اور اللہ کے رزق میں سے جو چیزیں حلال ستھری ہوں کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو-

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں-

جو چیز شرع میں صاف حلال ہے اس سے پرہیز کرنا برا ہے- یہ دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ زہد کے سبب سے اپنے اوپر تنگ پکڑے- یہ رہبانیت ہمارے دین میں پسند نہیں- بلکہ تقوےٰ چاہیئے کہ جو منع ہو اس کے نزدیک نہ جاوے- دوسرے یہ کہ قسم کھا بیٹھا ایک کام پر یہ بھی بہتر نہیں جو کام شرع موافق ہے اس سے قسم نہ کھاوے اور کھا بیٹھے تو توڑے اور کفارہ دے- یہ آگے فرمایا-

حضرت مولانا شیخ الاسلام صاحب عثمانیؒ فرماتے ہیں-

"..... حق تعالےٰ نے مسلمانوں کو صاف طور پر اس سے روک دیا کہ وہ کسی لذیذ و حلال طیب چیز کو اپنے اوپر عقیدتاً یا عملاً حرام نہ ٹھہرا لیں- نہ صرف یہ ہی بلکہ ان کو خدا کی پیدا کی ہوئی حلال و طیب نعمتوں سے متمتع ہونے کی ترغیب دی ہے- مگر صلبی اور ایجابی دو شرطوں کے ساتھ (۱) اعتداء نہ کریں (حد سے نہ بڑھیں) (۲) اور تقوےٰ اختیار کریں (خدا سے ڈرتے رہیں) اعتداء کے دو مطلب ہو سکتے ہیں- حلال چیزوں کے ساتھ حرام کا سا معاملہ کرنے لگیں اور نصاریٰ کی طرح رہبانیت میں مبتلا ہو جائیں یا لذائذ وطیبات سے تمتع کرنے میں حد اعتدال سے گزر جائیں حتیٰ کہ لذات و شہوات میں منہمک ہو کر یہود کی طرح حیات دنیاوی کو اپنا مطمح نظر بنا لیں الغرض غلو و جفا اور افراط و تفریط کے درمیان متوسط و معتدل راستہ اختیار کرنا چاہیئے نہ تو لذائذ دنیوی میں غرق ہونے کی اجازت ہے اور نہ از راہ رہبانیت مباحات و طیبات کو چھوڑنے کی از راہ رہبانیت کی قید ہم نے اس لئے لگائی کہ بعض اوقات بدنی یا نفسی علاج کی غرض سے کسی مباح سے عارضی طور پر پرہیز کرنا ممانعت میں داخل نہیں- نیز مسلمان تقوےٰ کے مامور ہیں- جس کے معنی ہیں خدا سے ڈر کر ممنوعات سے اجتناب کرنا اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مباحات کا استعمال بعض اوقات کسی حرام یا ممنوع کے ارتکاب کی طرف مفضی ہوتا ہے- ایسے مباحات کو عہد و قسم یا تقرب کے طور پر نہیں بلکہ بطریق احتیاط اگر کوئی کسی وقت باوجود اعتقاد اباحت ترک کر دے- تو یہ رہبانیت نہیں بلکہ ورع و تقوےٰ میں شامل ہے- حدیث میں ہے لا يبلغ العبد ان يكون من المتقين حتى يدع ما لا باس به حذرا مما به باس (ترمذی) الحاصل ترک اعتداء اور اختیار تقوےٰ کی قید

کو ملحوظ رکھ کر ہر قسم کی طیبات سے مومن مستفید ہو سکتا ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبے میں ترقیات کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔"

حاصل کلام زندگی کے ہر شعبے میں حلال و حرام کا بڑا خیال رکھنا چاہیئے کوئی قدم شرعی حدود سے باہر نہ جانے پائے۔

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے ان احکام کو لے جائے اور ان پر عمل کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور (اس طرح) پانچ باتیں گنائیں یعنی فرمایا (۱) ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچا۔ جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اگر تو ان سے بچے گا تو تیرا شمار بہترین عبادت گذار لوگوں میں ہوگا۔ (۲) جو چیز اللہ کے تیری قسمت میں لکھ دی ہے۔ اس پر راضی اور شاکر رہ۔ اگر تو ایسا کرے گا تو دنیا کے غنی ترین لوگوں میں شمار ہوگا۔ (۳) اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک کر اگر ایسا کرے گا تو مومن کامل ہوگا۔ (۴) جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کر اگر ایسا ہوگا تو دین کامل ہوگا۔ (۵) اور زیادہ نہ ہنس۔ اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

(۳) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۵)

ترجمہ۔ اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے پکارو۔ اسے حد سے بڑھنے والے پسند نہیں آتے

"دعا میں بہتر ہے کہ چپکے مانگے۔ تاکہ اپنی نمود نہ ہو اور دل سے گڑگڑا کر نکلے اور حد سے نہ بڑھے۔ یعنی اپنے منہ سے بڑی بات نہ مانگے۔ (موضح القرآن)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دعا وغیرہ میں حد سے گزرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا (ابن کثیرؒ)

حضرت شیخ الاسلام مولانا عثمانیؒ فرماتے ہیں یعنی دعا میں حد ادب سے نہ بڑھے مثلاً جو چیزیں عادتاً یا شرعاً محال ہیں وہ مانگنے لگے یا معاصی اور لغو چیزوں کی طلب کرے۔ یا ایسا سوال کرے۔ جو اس کی شان حیثیت کے مناسب نہیں یہ سب اعتداء فی الدعا میں داخل ہے

دعا کے چند دوسرے آداب جو حصن حصین سے یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا
(۲) اول و آخر دعا میں درود شریف پڑھنا
(۳) حرام کھانے پینے حرام لباس اور حرام کے پیشہ سے بچنا۔
(۴) پاک و صاف ہونا۔
(۵) باوضو ہونا۔
(۶) قبلہ رُخ ہونا۔
(۷) خشوع و عاجزی کرنا۔
(۸) ادعیہ ماثورہ دعائیں پڑھنا کیونکہ ان میں ہر قسم کی حاجات کی دعائیں موجود ہیں۔
(۹) حضور قلب اور رغبت اور اخلاص کے ساتھ دعا مانگنا۔
(۱۰) دعا کے الفاظ کو بار بار دہرانا کم از کم تین بار ہو
(۱۱) جلدی سے کام نہ لینا یہ نہ کہنا کہ دعا قبول نہیں ہوئی یا قبولیت میں دیر ہو گئی۔

اکل و شرب وملبوسات

کھانے پینے اور پوشاک پہننے میں بھی شرعی حدود کا خیال رکھنا چاہیئے حدود سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۳۱)

ترجمہ۔ اے آدم کی اولاد تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو۔ بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تفسیر ابن کثیرؒ میں ہے۔

"زینت سے مراد لباس ہے۔ جو اعضائے مخصوصہ کو چھپائے اور جو اس کے سوا ہو۔ مثلاً اچھا کپڑا وغیرہ۔ جو کچھ اس کے معنیٰ میں سنت میں وارد ہے۔ اس سے نماز کے وقت زینت کرنا مستحب ثابت ہوتا ہے۔ خصوصاً جمعہ کے دن اور عید کے دن۔ اور خوشبو لگانا بھی مسنون طریقہ ہے۔ اس لئے کہ وہ زینت میں سے ہی ہے اور مسواک کرنا۔ کیونکہ وہ بھی زینت کو پورا کرنے میں داخل ہے

یہ بھی یاد رہے کہ سب سے افضل لباس سفید ہے۔ مسند احمد کی صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سفید کپڑے پہنو وہ تمہارے تمام کپڑوں سے افضل ہیں اور اسی سے اپنے مُردوں کو کفن دو۔ سب سرموں سے بہتر سرمہ اثمد ہے۔ وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے

ایک اور حدیث میں ہے۔ سفید کپڑوں کو ضروری جانو اور انہیں پہنو وہ بہت اچھے اور پاک صاف ہیں انہیں میں سے اپنے مُردوں کو کفن دو

طبرانی میں مروی ہے کہ حضرت تمیم داری نے ایک چادر ایک ہزار کو خریدی تھی۔ نمازوں کے وقت اسے پہن لیا کرتے تھے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام طب اور حکمت کو جمع کر دیا۔ ارشاد ہے کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو۔

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے جو چاہو کھاؤ جو چاہو پیو۔ لیکن دو باتوں سے بچو (۱) اسراف سے (۲) تکبر سے۔

ایک مرفوع حدیث میں ہے۔ کہ کھاؤ پیو۔ پہنو اور اوڑھو۔ لیکن صدقہ بھی کرتے رہو اور تکبر اور اسراف سے بچتے رہو۔ اللہ تعالےٰ پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے کے جسم پر دیکھے ......

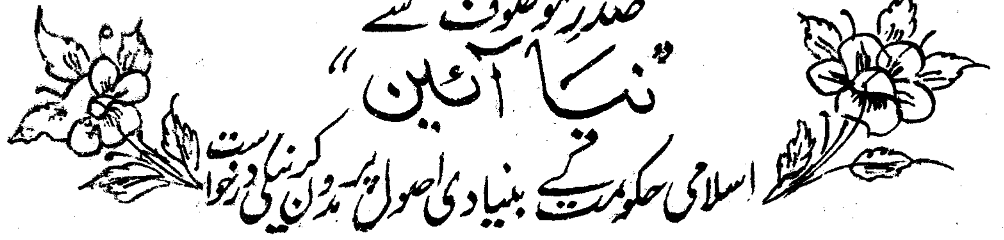
یہ بھی اسراف ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حلال روزی کو اپنے اوپر حرام کر دیا جائے اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی حلال روزی بیشک انسان کھائے پیئے۔ حرام چیز کا کھانا بھی اسراف ہے۔

حلال و حرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نہ گزر جاؤ نہ حرام کو حلال کرو۔ نہ حلال کو حرام کہو۔ ہر ایک حکم کو اسی کی جگہ پر رکھو ورنہ مسرف اور دشمن خدا بن جاؤ گے

باقی دارد

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی خطیب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

پاکستان کے تمام اسلامی فرقوں کے ماہرین قانون اسلام کا متفقہ فیصلہ



صدر موصوف سے "نیا آئین" اسلامی حکومت کے بنیادی اصول پر مدون کرنے کی درخواست

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات

عمل میں آ چکے ہیں۔ جس پر ہم ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ملک کا "نیا آئین" مدون کرنے کے لئے صدر موصوف ملک کا اعتماد بھی حاصل کر چکے ہیں۔ اب اس کام کی تکمیل کے لئے ایک آئین ساز مجلس کا وقوع میں آنا یقینی ہے۔

ان حالات میں ہم صدر موصوف سے بادب لیکن پُرزور درخواست کرنے میں ہر طرح حق بجانب ہیں کہ اراکین مجلس آئین ساز میں ماہرین قانون مروجہ کے علاوہ ماہرین قانون اسلام کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ آئین مکمل ہونے پر کتاب و سنت کی منافات کا سوال ہی پیدا نہ ہو اور ان مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ جن کے لئے پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے۔ سابقہ حکومتوں نے نہ صرف ان مقاصد کی تکمیل کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا۔ بلکہ سراسر ان کے خلاف ایک قانون بنا کر نافذ کر دیا جس کا خمیازہ انہیں بھگتنا پڑا۔ ابھی نامعلوم کب تک اس بھگتان کا سلسلہ جاری رہے۔

نئی مجلس آئین ساز عمل میں آنے والی ہے جو آئین کمیشن کی سفارشات پر غور کر کے نیا آئین مرتب کرے گی۔ اگر یہی آئین کمیشن مجلس آئین ساز ہے تو ہمیں کامل امید ہے کہ وہ صدر مملکت دام اقبالہٗ کے اس اعلان کا جس کا ایک سے زیادہ مرتبہ اعادہ ہو چکا ہے۔ (جس میں ہے کہ جن بنیادوں پر پاکستان قائم ہوا ہے۔ انہیں کے مطابق نیا آئین مرتب ہوگا) پورا پورا احترام کرے گی۔ اور اب کوئی ایسا قانون مدون نہیں کرے گی۔ جس کی بنیاد کتاب و سنت کے علاوہ کچھ اور ہو اور مقصد قیام پاکستان کے منافی ہو۔

اراکین مجلس آئین ساز کی آسانی کیلئے پاکستان کے تمام اسلامی فرقوں کے ماہرین قانون اسلام نے متفقہ طور پر جنوری ۱۹۵۱ء میں کتاب و سنت کے مطابق بائیس ۲۲ نکات پر مشتمل اسلامی حکومت کے بنیادی اصول کے عنوان سے ایک قانونی خاکہ مرتب فرما کر پہلی حکومت کو بھیج دیا تھا۔

لیکن افسوس صد افسوس پہلی حکومتوں نے اپنے ملحدانہ اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر اُسے ٹھکرا دیا اور ایک لادینی قانون نافذ کر دیا اور اس کی حفاظت کے لئے کہ مبادا ہمارا اسلام دانی کا پردہ فاش ہو جائے۔ ساتھ ہی یہ شرط بھی عائد کر دی کہ اس قانون کے کسی دفعہ کو کتاب و سنت کی مطابقت یا نامطابقت کے متعلق کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا اور آئندہ پارلیمنٹ بھی اس بنیاد پر جو قانون مدوّن کرے گی۔ اُسے بھی اسلامی تصور کرنا ہوگا۔ ایسے خلافِ اسلام لادینی قانون کا ایک اسلامی مملکت میں جو حشر ہونا چاہیئے تھا۔ وہی ہوا۔

آج ہم پھر ایک اسلامی حکومت کے بنیادی اصول کو مجلس آئین ساز یا آئینی کمیشن کی خدمت میں بغرض یاددہانی پیش کرتے ہیں اور ان سے درخواست کرتے ہیں کہ خدارا نیا آئین مدوّن کرتے وقت پہلی حکومتوں کی متابعت میں ایک اسلامی حکومت کے بنیادی اصول سے تجاوز کرنے کی سعی نامشکور نہ فرماویں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ نئے آئین کا بھی وہی حشر نہ ہو جو پہلے کا ہوا ہے۔ جس کا تدارک اس وقت آئینی کمیشن یا مجلس آئین ساز میں ماہرین قانون اسلام کی نہ صرف شرکت بلکہ ان کی برتری تسلیم کرنے سے ہو سکتا ہے اور ماہرین قانون اسلام کا انتخاب پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک سے بھی کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی مملکت کے بنیادی اصول

۱۔ اصل حاکم تشریعی و تکوینی حیثیت سے اللہ رب العلمین ہے۔

۲۔ ملک کا قانون کتاب و سنت پر مبنی ہوگا۔ اور کوئی ایسا قانون نہ بنایا جا سکے گا نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جا سکے گا جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

تشریحی نوٹ۔ اگر ملک میں پہلے سے کچھ ایسے قوانین جاری ہوں جو کتاب و سنت کے خلاف ہوں تو اس کی تصریح ضروری ہے کہ وہ بتدریج ایک معینہ مدت کے اندر منسوخ یا شریعت کے مطابق تبدیل کر دیئے جائیں۔

۳۔ مملکت کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں۔ بلکہ ان اصول و مقاصد پر مبنی ہوگی۔ جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطہ حیات ہے۔

۴۔ اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن و سنت کے بنائے ہوئے معروفات کو قائم کرے۔ منکرات کو مٹائے اور شعائر اسلام کے احیاء و اعلائے اور مسلمہ اسلامی فرقوں کے لئے ان کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔

۵۔ اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا۔ کہ مسلمانان عالم کے رشتۂ اتحاد و اخوت کو قوی سے قوی تر کرنے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصبیت جاہلیہ کی بنیادوں پر نسلی۔ لسانی۔ علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کر کے ملتِ اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ و استحکام کا انتظام کرے۔

۶۔ مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کی لابدی انسانی ضروریات یعنی غذا لباس۔ مسکن۔ معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہوگی۔ جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں یا نہ رہتے ہوں یا عارضی طور پر بے روزگاری بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعیٔ اکتساب پر قادر نہ ہوں۔

۷۔ باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں یعنی حدودِ قانون کے اندر تحفظ جان و مال و آبرو۔ آزادی۔ مذہب و مسلک۔ آزادی عبادت۔ آزادیٔ اظہار رائے۔ آزادیٔ نقل و حرکت۔ آزادیٔ اجتماع۔ آزادیٔ اکتساب رزق ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی ادارات سے استفادہ کا حق۔

۸۔ مذکورہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کی سندِ جواز کے بغیر کسی وقت سلب نہ کیا جائے گا۔ اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو بغیر فراہمی موقعہ صفائی، فیصلہ عدالت کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

۹۔ مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدودِ قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے۔

۱۰۔ غیر مسلم باشندگان ملک کو حدود قانون کے اندر مذہب و عبادت۔ تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۱۔ غیر مسلم باشندگانِ مملکت سے حدود

باقی صفحہ ۱۸ پر

اسلام اور مغربی اصول اقتدار

(استاذ العلماء حضرت مولانا سید میرک شاہ صاحب اندرابی شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور)

آج کل جمہوریت کا لفظ مسلمانوں میں بہت عام ہو رہا ہے۔ لیکن بہت کم لوگ ہیں۔ جو اسلامی نقطہ نگاہ سے جمہوریت کے مفہوم و مصداق سے واقف ہوں۔ حالانکہ اس لفظ کے اسلامی مصداق اور مغربی مصداق میں حقیقی معنوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ اسلامی اقتدار وہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے بندوں تک پہنچ کر اپنی غرض و غایت کو انجام تک پہنچائے۔ اس کے برعکس یورپی اقتدار وہ ہے۔ جو سطح زمین پر نمودار ہو کر عالم بالا تک چڑھائی کی سعی کرے۔ چنانچہ اسلامی اقتدار کی بنیاد اس اصول پر مبنی ہے۔ کہ حاکمیت صرف اللہ کو حاصل ہے۔ ارشاد ربانی ہے ان الحکم الا للہ حاکمیت صرف اللہ کی ہے دوسری جگہ ارشاد ہے الا لہ الخلق والامر۔ اللہ تعالےٰ کو تخلیقِ موجودات کا اختیار حاصل ہے۔ اور آمریت و حاکمیت بھی اسی کے لئے مخصوص ہے

پھر یہ حاکمیت حضرات انبیاءؑ تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے آجاتی ہے۔ اور انبیاء کرامؑ کے ذریعہ سے ان لوگوں تک پہنچتی ہے جو انبیاءؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہ اصول اس ارشاد ربانی پر مبنی ہے "اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اپنے میں سے اہلِ اقتدار کی اطاعت کرو" جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اقتدار کا سرچشمہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرے اور اطاعت کے معنے احکام کی پابندی کے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ احکام الٰہی معلوم کئے جائیں۔ اور احکام الٰہی کو ہم تک پہنچانے کا ذریعہ وہ ہے۔ جسے رسول یعنی پیغمبر کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا درست ہے۔ کہ احکام ربانی کو انسانوں تک پہنچانے پر جو انسان کامل مامور ہوتا ہے۔ وہ نبی مرسل کہلاتا ہے۔ اور نبی مرسل جو حکم دیتا ہے۔ ہر فرد بشر کو اس کی پابندی ضروری ہوا کرتی ہے اسی لئے فرمایا گیا ہے۔ "ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نہٰکم عنہ فانتھوا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو احکام تم تک پہنچائے ہیں۔ ان کو قبول کرو۔ اور جن امور سے تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ ان سے باز رہو"۔ اس سے واضح ہو گیا۔ کہ اسلامی اقتدار اللہ تعالیٰ کے یہاں سے چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے پہنچانے پر مامور فرمایا گیا۔ اسی لئے آپ رسول اللہ کہلائے۔ جس کے معنے اللہ تعالےٰ کا پیغام پہنچانے والے کے ہیں، پھر جب اس کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دیا گیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر و نہی کی پابندی کرو۔ تو اس میں یہ اعلان بھی عوام تک پہنچایا گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی حاکمیت کا انسانی مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا گیا ہے۔ اس لئے ہر فرد بشر کو اس حاکمیت کی اطاعت و پابندی ضروری ہے جس کا سرچشمہ عالم انسانیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں ایمان رکھنے والوں کو اقتدار کا سرچشمہ نہیں بنایا گیا بلکہ ان کو اقتدار ربانی کی اطاعت کا پابند کر دیا گیا ہے۔ البتہ اقتدار مذکور کے نفاذ کا کام جس کو بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مل جائے گا۔ وہ اولو الامر کے زمرے میں محسوب ہوگا۔ مگر اس کے پاس جو اقتدار ہوگا وہ اللہ تعالےٰ کے یہاں سے اس کے پاس آیا ہوگا۔ برخلاف ان یورپین اقوام کے اصول اقتدار کے۔ کہ جو انسانوں سے شروع ہوتا ہے۔ اور جس کے اصول بھی انسانی دماغوں نے اختراع کئے ہیں۔ اور اسی لئے وہ اصول انسانوں کی قابلیت اور مصلحت بینی کے تفاوت کے مطابق متفاوت پائے جاتے ہیں اور عوام اور صرف عوام اس کا سرچشمہ ہوا کرتے ہیں اور عوام سے اس کو حاصل کرنے میں وہ سب کرتب عمل میں لائے جاتے ہیں۔ جو کسی انسان سے کوئی چیز حاصل کرنے میں ہم روزمرہ کے کاروبار میں استعمال کیا کرتے ہیں۔ اس میں جائز و ناجائز کا دخل بھی ممکن ہوتا ہے۔ اور جس انسانی دماغ نے اس طریق کار کو ایجاد کیا ہوتا ہے۔ وہ ناجائز کو مٹانے اور ہٹانے کے لئے قانون بھی بناتا ہے لیکن مشاہدہ اور تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ قانون کی موجودگی کے باوجود رسوخ، سفارش، پروپیگنڈا، رشوت، جعل سازی، دھونس، غنڈہ گردی وغیرہ دیگر ناجائز ذرائع کے معدوم کرنے میں کامل کامیابی یا ناقص کامیابی کے حصول کا کیا حال ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً اچھے اُمیدوار کامیاب ہوتے ہی نہیں۔ بلکہ وہ اُمیدوار بننا بھی پسند نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نااہل و نالائق برسر اقتدار آجاتے ہیں۔ اور قیامت ڈھا دیتے ہیں۔ یورپین طریق کار کے مقابلہ میں اسلامی طریق عمل بالکل مختلف ہے۔ اسلامی طریق کار کے مطابق یہ حکم ہے۔ کہ اقتدار کے طالب کو اقتدار سے محروم کر دیا جائے۔ چنانچہ قاضی بننے کے خواہشمند کے لئے واضح احکام موجود ہیں۔ کہ اس کو اس جرم میں کہ اس نے قاضی (جج) کے عہدہ کی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہذا قاضی کی مسند پر متمکن ہونے سے محروم کیا جائے۔ اور بلکہ اپنے ذرائع سے موزوں و قابل ترین آدمی کو معلوم کرنا پڑے گا۔ پھر اس کو اقتدار قبول کرنے پر مامور یا مجبور کیا جائیگا۔

غرض یہ کہ اسلامی اقتدار سونپنے کے لئے اہلِ حل و عقد اپنے ذرائع سے موزوں آدمی کو معلوم کرتے ہیں۔ پھر اس کو یہ ذمہ داری سونپ دیتے ہیں۔ اور وہ بسا اوقات اس کے قبول کرنے سے گریز کرتا ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ اوّل نے بھی سقیفۂ بنی ساعدہ میں دوسروں کو خلیفہ بنانا چاہا۔ مگر حضرت عمرؓ نے ظاہر کیا کہ آپ سے بہتر کوئی شخص مسند خلافت پر متمکن ہونے کے لئے موجود نہیں پھر آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی جس کے بعد حاضرین نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق کیا اسی طرح حضرت عمرؓ کو خلیفہ اوّل نے نامزد کیا جبکہ خلیفہ اوّل کو معلوم تھا کہ حضرت عمرؓ سے بہتر اس منصب کے لئے کوئی دوسرا نہیں۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کو اپنی معلومات کی بنا پر خلافت کا اہل قرار دیا۔ جن میں سے حضرت عثمانؓ کو ان کی درخواست کے بغیر اکثریت نے خلیفہ منتخب کیا۔ اسی طرح اسلامی جمہوریت مشورہ پر مبنی ہوتی ہے۔ اور امیر کو اہلِ شوریٰ سے مشورہ لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن وہ کثرت آراء یا اتفاق رائے کا پابند نہیں ہوتا یہ دوسرا فرق ہے۔ جو اسلامی جمہوریت اور یورپین جمہوریت کے درمیان امتیاز پیدا کرتا ہے

قیامت کے دن کا الیکشن

حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی (کہروڑ پکا)

حضرت مخدومنا و مرشدنا مولانا احمد علی صاحب کے بیان کردہ ایک خطبہ کے اقتباس تحریر کرتا ہوں

برادران اسلام اور معزز خواتین۔ آپ نے گزشتہ ہفتہ لاہور میں مردانہ اور زنانہ الیکشن کی بہار دیکھی ہے۔ امیدواران اور ووٹروں کی تگ و دو کا بھی ملاحظہ کیا ہے۔ ہر ایک امیدوار ماہئ بے آب کی طرح بے قرار اور ہر ووٹر اپنے امیدوار کو کامیاب بنانے کے لئے سیماب کی طرح بے تاب تھا۔ یہ الگ چیز ہے کہ بعض امیدوار کامیاب ہوئے اور بعض ناکام رہے۔ مگر اپنی کامیابی کے لئے کوشش کرنے میں ہر فریق نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ آج کے خطبہ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ ایک الیکشن ہر انسان کو قیامت کے دن پیش آنے والا ہے۔ اس میں ہر مرد و زن کو بطور امیدوار کھڑا ہونا پڑے گا۔ اور ہر امیدوار کی ہار جیت کا مدار اس کے وزن پر ہوگا۔

قولہ تعالےٰ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۔ یاد کرو جس دن تمہیں جمع ہونے کے دن اکٹھا کرے گا۔ وہ دن ہار جیت کا ہے۔

قیامت کے دن ووٹر اعمال ہونگے

جس طرح دنیا میں جس امیدوار کے ووٹروں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ وہی کامیاب ہوگا۔ اسی طرح قیامت کے دن جس کے اعمال صالح زیادہ ہوں گے۔ وہ اتنا ہی زیادہ کامیاب اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ مقرب ہوگا۔ قرآن مجید میں ان اعمال صالح کی فہرست کئی مقامات پر بیان کی گئی ہے۔ پارہ ۲۹۔ سورۃ معارج رکوع ۱

(۱) وہ لوگ نمازی ہونگے۔ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ

(۲) کبھی کبھی نہیں بلکہ ہمیشہ پانچ وقت کے نمازی اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ٥

(۳) جو مانگنے والے سائلوں کو دیں اور نہ مانگنے والے محتاجوں کو بھی دیں۔ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ٥ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

(۴) جو قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ

(۵) اور جو اللہ کے عذاب سے ڈرنے والے ہوں۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ٥

(۶) جو زنا سے بچنے والے ہوں۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ٥

(۷) جو امین اور عہد کو پورا کرنے والے ہوں وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ٥

(۸) جو لوگ سچی گواہی دینے والے ہوں وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ٥

(۹) جو لوگ نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ٥

حاصل

یہ ہے کہ جو مسلمان مرد عورتیں قیامت کے دن الیکشن، انتخاب میں کامیاب ہو کر جنت میں جانے کے امیدوار ہیں متذکرۃ الصدر نو قسم کے اعمال دیکھ لیں۔ آیا وہ ووٹر ان کی حمایت میں ہیں یا نہیں۔ وما علینا الا البلاغ

قیامت کے دن ناکام ہونے والے لوگ

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ٥ لَا يَسْتَوٗنَ ٥۔ جو شخص مومن ہو کیا وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہو۔ وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ٥ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ٥ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ٥ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ٥

اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا۔ سو وہ یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا۔ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ جھلستی ہوگی۔ اس (دوزخ) میں ان کے منہ بگڑے ہوئے ہوں گے۔ کیا تمہیں میری آیتیں سنائی نہیں جایا کرتی تھیں اور تم انہیں جھٹلایا کرتے تھے۔ کہیں گے۔ اے ہمارے رب واقعی ہماری بدبختی نے گھیر لیا تھا۔ اور ہم گمراہ ہونے والے تھے۔

اس الیکشن میں دنیا کے بادشاہ امیر و غریب بھی دونوں سے ناکام یا کامیاب ہوں گے وہاں کسی قسم کی دھاندلی نہیں ہوگی۔ جب احکم الحاکمین کے دربار میں ہر شخص فیصلے کا منتظر ہوگا۔ نہ ماں کو بیٹے کی خبر ہوگی۔ اور نہ بیٹے کو باپ کی۔ ہر ایک کا چھٹکارا اپنے اعمال "ووٹوں" پر ہوگا۔ اے برادران اسلام آؤ۔ ہم جلد توبہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں انشاءاللہ نجات ہے۔ ورنہ دوزخ بہت قریب ہے موت کا کسی کو علم نہیں۔ اس ایک سانس کے بعد دوسرا آئے گا یا نہیں۔ دنیائے فانی میں غفلت سے سوئے ہوئے انسان جاگ تیرے سر پر موت منڈلا رہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سے کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اسکی خواہشات اس چیز کے تابع نہیں ہو جائیں جس کو میں (خدا کی طرف سے) لایا ہوں یعنی دین اور شریعت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ ہمارے سمجھانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھا خط کھینچا۔ پھر فرمایا یہ تو اللہ کا راستہ ہے۔ پھر آپ نے اسی خط کے دائیں بائیں اور چند خط کھینچے۔ اور فرمایا کہ یہ بھی راستے ہیں۔ جن میں سے ایک راستہ پر شیطان (بیٹھا ہوا) ہے جو اپنے راستہ کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ٥ یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے۔ پس اسی کی پیروی کرو۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہؐ نے۔ جس شخص نے میری امت کے بگڑنے کے وقت میری سنت کو اپنا رہنما بنایا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ بیہقی۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے یعنی ایک سیدھا راستہ ہے۔ اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں اور دروازوں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستہ کے سر پر داعی پکار کر کہتا ہے افسوس ہے تجھ پر اس کو نہ کھول۔ اگر تو اس کو کھولیگا تو اس کے اندر داخل ہو جائیگا۔ (اور وہاں سخت تکلیف اٹھائیگا) یہ مثال بیان کر کے رسول اللہؐ نے اسکی تفسیر اس طرح فرمائی سیدھا راستہ تو اسلام ہے اور (دیواریں ہیں) جو دروازے کھلے ہوتے ہیں ان سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو پردے ان دروازوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ وہ اللہ کی حدود ہیں اور وہ داعی جو سیدھے راستے کے سر پر کھڑا ہوا ہے۔ قرآن ہے۔ اور وہ داعی جو اس کے آگے کھڑا ہوا ہے۔ وہ اللہ کا وعظ نصیحت کرنے والا ہے جو ہر مومن کے دل میں موجود ہے (بیہقی، ترمذی) ★

بقیہ "نیا آئین" صفحہ ۱۵ سے آگے

شریعہ کے اندر جو معاہدات کئے گئے ہوں۔ انکی پابندی لازمی ہوگی۔ اور جن حقوق شہری کا ذکر دفعہ ۲ میں کیا گیا ہے۔ ان میں غیر مسلم باشندگان ملک اور مسلم باشندگان ملک سب برابر کے شریک ہوں گے۔

۱۲۔ رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا انکے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔

۱۳۔ رئیس مملکت ہی نظم مملکت کا اصل ذمہ دار ہوگا۔ البتہ وہ اپنے اختیارات کا کوئی جزو کسی مرد یا جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔

۱۴۔ رئیس مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں بلکہ شورائی ہوگی۔ یعنی وہ ارکان حکومت اور منتخب نمائندگان جمہوریہ سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔

۱۵۔ رئیس مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہوگا۔ کہ وہ دستور کو کلاً یا جزواً معطل کر کے شوریٰ کے بغیر حکومت کرنے لگے۔

۱۶۔ جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی۔ وہ کثرت آراء سے اُسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

۱۷۔ رئیس مملکت شہری حقوق میں عامۃ المسلمین کے برابر ہوگا۔ اور قانونی مواخذہ سے بالاتر نہ ہوگا۔

۱۸۔ ارکان۔ عمال حکومت اور تمام شہریوں کے لئے ایک ہی قانون و ضابطہ ہوگا۔ اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اس کو نافذ کریں گی۔

۱۹۔ محکمہ عدلیہ محکمہ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہوگا۔ تاکہ عدلیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہیئت انتظامیہ سے علیحدہ اثر پذیر نہ ہو۔

۲۰۔ ایسے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت ممنوع ہوگی جو مملکت اسلامی کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا باعث ہو۔

۲۱۔ ملک کے مختلف ولایات و اقطاع مملکت واحدہ کے اجزا انتظامی متصور ہوں گے۔ انکی حیثیت نسلی۔ لسانی یا قبائلی واحدہ جات کی نہیں بلکہ محض انتظامی علاقوں کی ہوگی۔ جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مرکز کی سیادت کے تابع انتظامی اختیارات سپرد کرنا جائز ہوگا۔ مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہوگا۔

۲۲۔ دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہوگی۔ جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

خدام الدین اپنے احباب تک پہنچایئے
اور توسیع اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں

بارہ ۱۲ کلمات

جناب فقیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ایلیمنٹری سکول کھمالیہ لائلپور

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بارہ کلمات توراۃ و انجیل و زبور و فرقان حمید سے نکلے ہیں جو ایماندار ایک ورق پر لکھے اور ہر روز اس کو دیکھے اور اس پر عمل کرے خدا تعالےٰ کے مقبولوں میں سے ہو جائے گا۔ ۱۔ پہلا کلمہ۔ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں اے فرزند آدم روزی کا غم نہ کھا۔ جبتک میرا خزانہ بھرا ہوا ہے اور میرا خزانہ کبھی خالی نہیں ہوگا۔ دوسرا کلمہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے فرزند آدم بادشاہ ظالم اور امیر کبیر سے مت ڈر۔ جبتک میری سلطنت ہے اور میری سلطنت ہمیشہ کیلئے ہے۔ تیسرا کلمہ۔ اے فرزند آدم کسی سے محبت مت کر اور کسی سے کچھ مت مانگ جبتک تو مجھے پلے اور مجھے جب چاہے گا پائیگا۔ چوتھا کلمہ۔ اے فرزند آدم میں نے سب چیزیں تیرے لئے بنائی ہیں اور تجھ کو اپنے لئے۔ پس تو اپنے آپ کو دوسروں کے دروازے پر ذلیل مت کر۔ پانچواں کلمہ۔ اے فرزند آدم جس طرح میں تجھ سے کل کا عمل نہیں چاہتا۔ اس طرح تو بھی مجھ سے کل کی روزی مت مانگ۔ چھٹا کلمہ۔ اے فرزند آدم جب میں سات آسمان اور عرش و کرسی اور سات زمینوں کے پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔ اسی طرح تیرے پیدا کرنے اور روزی دینے سے عاجز نہیں ہونگا۔ ساتواں کلمہ۔ اے فرزند آدم جس طرح میں تیری روزی نہیں گھٹاتا اسی طرح تو بھی میری عبادت مت چھوڑ اور میرے حکم کے خلاف مت کر۔ آٹھواں کلمہ اے فرزند آدم۔ جس قدر میں نے تیری قسمت میں رکھ دیا ہے۔ اس پر راضی رہ اور نفس و شیطان کی خواہشوں سے دل کو مت بہلا۔ نواں کلمہ۔ اے ابن آدم میں تیرا دوست ہوں۔ تو بھی میرا دوست بنا رہ اور میری محبت اور عشق کے غم سے خالی نہ ہو۔ دسواں کلمہ۔ اے ابن آدم میرے غصہ سے بیباک مت ہو۔ جب تک تو پلصراط سے گزر کر بہشت میں داخل نہ ہو جائے۔ گیارہواں کلمہ۔ اے ابن آدم تو تجھ پر اپنے نفس کی مصلحت کے باعث غصہ ہوتا ہے اور اپنے نفس پر میری رضامندی کے لئے غصہ نہیں ہوتا ہے۔ بارہواں کلمہ۔ اے ابن آدم۔ اگر تو میری تقسیم پر راضی ہو جائے۔ تو تو اپنے آپ کو میرے عذاب سے چھڑا لے گا۔ اگر تو اس پر راضی نہ ہوا تو نفس کو تجھ پر مقرر کر دوں گا۔ تاکہ جانوروں کی طرح تجھ کو جنگلوں میں دوڑائے پھرے۔ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی کہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔ مگر اس قدر جو میں نے مقدر کیا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

بقیہ شذرات صفحہ ۳ سے آگے

اختیار کرتے ہیں۔ اور دوسرے مسافر کے مقابلہ میں ان کی تعداد بھی آٹے میں نمک سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ ہم ریلوے حکام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔ اگر کسی وجہ سے اس سال یہ مزید رعایت دینا مناسب نہ ہو تو آئندہ کیلئے اس تجویز پر ہمدردانہ غور کیا جائے۔

تین ہزار کی ضمانت

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ مورخہ ۸ رمئی ۱۹۵۹ء کے شمارہ میں شائع شدہ اداریہ "دستور پاکستان اور وزراء کی قلابازیاں" کو حکومت مغربی پاکستان نے قابل اعتراض قرار دیکر ہفت روزہ خدام الدین لاہور کو تین ہزار روپیہ کی ضمانت جمع کرنے کا حکم دیا تھا۔ ہم نے اس حکم کی تعمیل فوراً کر دی۔ لیکن قانون اس معاملہ میں ہمیں جو حق دیتا ہے۔ ہمنے اسکے ماتحت عدالت عالیہ میں اس حکم کے خلاف درخواست دائر کر دی۔ عدالت عالیہ کی ایک فل بنچ کے روبرو ہماری درخواست ۲۸ مارچ ۱۹۶۰ء کو سماعت کیلئے پیش ہوئی بحث کے بعد فاضل ججوں نے ہماری درخواست کو مسترد کر دینے کا حکم صادر کر دیا۔ عدالت عالیہ کے حکم کی نقل حاصل کرنے کیلئے درخواست دی جا چکی ہے نقل حاصل کرنیکے بعد وکلاء سے مشورہ لیا جائے گا اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو سپریم کورٹ میں معاملہ لے جایا جائے گا۔

صفحہ بچوں کا



بخیل اور سخی کی مثال

جن لوگوں نے دنیا اور آخرت کی حقیقت کو سمجھ لیا۔ انہوں نے اس دھوکہ کے گھر سے کیسی بے رغبتی برتی اور آخرت کیلئے کیا کچھ جمع کر لیا۔ دنیا سے بے رغبتی جس شخص میں ہوگی۔ سخاوت اس کیلئے لازم ہے۔ جب اس کو اس کے رکھنے کی رغبت ہی نہیں تو موجود ہونے کی صورت میں وہ لامحالہ سخاوت ہی کرے گا۔ اسی طرح سے سخاوت وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کو مال کی محبت نہ ہو۔ اور جتنی زیادہ محبت مال کی ہوگی۔ اتنا ہی بخل اس میں کرے گا۔ اصل میں دُنیا سے بے رغبتی پیدا کرنا اللہ کے راستہ میں خرچ کرنیکا زینہ ہے اور جب تک اس گندگی سے طبیعت کو محبت اور اُنس رہے گا۔ کبھی بھی خرچ کرنے کو طبیعت نہ اُبھرے گی۔ اگر اپنا دل بھی کسی وقت چاہے گا۔ تو طبیعت خرچ پر آمادہ نہ ہوگی اسی کو حضورؐ نے ایک بہت ہی عمدہ مثال سے ظاہر فرمایا۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ بخیل کی اور صدقہ کرنے والے کی (جس کی عادت کثرت سے صدقہ کی ہو) ایسی مثال ہے جیسا کہ دو آدمی ہوں۔ اُنکے اوپر لوہے کی زرہیں اس طرح لپٹی ہوئی ہوں۔ کہ ان دونوں کے ہاتھ بھی زرہوں کے اندر ہی سینہ پر چپٹے ہوئے ہوں۔ زرہ سے باہر نکلے ہوئے نہ ہوں۔ پس صدقہ والا یعنی سخی شخص جو صدقہ کرنے کا عادی ہے۔ جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ خود بخود کھلتی چلی جاتی ہے (اور ہاتھ بے تکلف فوراً زرہ سے باہر آجاتا ہے۔) اور بخیل جب کسی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اور زیادہ سُکڑ جاتی ہے۔ جس سے ہاتھ اپنی جگہ سے جنبش ہی نہیں کر سکتا۔ (مشکوٰۃ) مطلب یہ ہے کہ سخی جب خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا دل اس کے لیے فراخ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ بے تکلف خرچ کرتا ہے اور بخیل اگر کہنے سننے سے یا کسی اور وجہ سے کسی وقت ارادہ کر بھی لیتا ہے تو اندر سے کوئی چیز اس طرح اس کو پکڑ لیتی ہے جیسا کہ لوہے کی زرہ نے اُس کے ہاتھ باندھ دیئے ہوں۔ کہ ہاتھوں کو زور سے زرہ کے اندر سے نکالنا بھی چاہتا ہے۔ یعنی دل کو بار بار سمجھاتا ہے۔ مگر وہ مانتا ہی نہیں۔ اُٹھتا ہی نہیں۔ بہت ہی صحیح اور سچی مثال ہے۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ بخیل آدمی خرچ کرنا بھی چاہتا ہے تو ہاتھ نہیں اُٹھتا۔ کہیں چار روپے خرچ کرنے کا موقعہ ہوگا۔ تو وہ چار دھیلے بھی بمشکل نکالے گا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی پوری زندگی کے واقعات اس کثرت سے اس چیز کی مثالیں ہیں کہ ان کا احاطہ بھی دشوار ہے۔ غزوہ تبوک کے وقت جبکہ حضورؐ نے چندہ کی تحریک فرمائی اور حضرت ابو بکرؓ کا اس وقت جو کچھ گھر میں رکھا تھا۔ سب کچھ اکٹھا کر کے حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دینا مشہور واقعہ ہے اور جب حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ ابو بکرؓ گھر میں کیا چھوڑا۔ تو آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول (یعنی ان کی خوشنودی کا ذخیرہ) گھر میں موجود ہے حقیقت میں ایثار ہمدردی اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انہیں حضرات کا حصہ تھا کہ اس کا کچھ بھی شائبہ ہم لوگوں کو مل جائے تو نہ معلوم ہم اس کو کیا سمجھیں۔ لیکن ان حضرات کے ہاں یہ روزمرہ کے معمولی واقعات تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضورؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا۔ جتنا ابو بکرؓ کے مال نے دیا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سُن کر حضرت ابو بکرؓ رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اور میرا مال آپ کے سوا کسی اور کا ہے۔

سعید بن المسیبؓ کی روایت میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ حضورؐ حضرت ابو بکرؓ کے مال میں اس طرح تصرف فرماتے تھے۔ جس طرح اپنے مال میں فرماتے تھے۔

حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت ابو بکرؓ مسلمان ہوئے تو اُن کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جو سب حضورؐ کے اوپر خرچ کر دیئے (یعنی حضورؐ کی خوشنودی میں)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اسلام لانے کے وقت چالیس ہزار درہم تھے اور ہجرت کے وقت پانچ ہزار رہ گئے تھے۔ یہ ساری رقم غلاموں کے آزاد کرنے میں (جن کو اسلام لانے کے جرم میں عذاب دیا جاتا تھا) اور اسلام کے دوسرے کاموں میں خرچ کیے گئے (تاریخ الخلفاء)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ضعیف ضعیف غلاموں کو خرید کر آزاد کیا کرتے تھے۔ ان کے والد ابو قحافہ نے فرمایا کہ اگر تمہیں غلام ہی آزاد کرنے ہیں تو قوی قوی غلاموں کو خرید کر آزاد کیا کرو کہ وہ تمہاری مدد بھی کر سکیں اور وقت پر کام بھی کر سکیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ (میں اپنے لئے آزاد نہیں کرتا) میں تو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے آزاد کرتا ہوں (درمنثور) اور حق تعالیٰ کے یہاں ضعیف و کمزور کی مدد کا جتنا اجر ہے۔ وہ قوی کی مدد سے بہت زیادہ ہے۔ ایک اور حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کا مجھ پر احسان ہو۔ اور میں نے اس کے احسان کا بدلہ نہ دے دیا ہو۔ مگر ابو بکرؓ کا احسان میرے ذمہ ہے (جس کا بدلہ میں نہیں دے سکتا) حق تعالیٰ خود ہی قیامت کے دن اس کے احسان کا بدلہ عطا فرمائیں گے۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا۔ جتنا ابو بکرؓ کے مال نے نفع دیا۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت امام حسنؓ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور اپنی حاجت پیش کر کے کچھ مدد چاہی اور سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تیرے سوال کی وجہ سے جو مجھ پر حق قائم ہو گیا ہے وہ میری نگاہ میں بہت اونچا ہے۔ اور تیری جو مدد مجھے کرنا چاہیئے۔ وہ میرے نزدیک بہت زیادہ مقدار ہے۔ اور میری مالی حالت اس مقدار کے پیش کرنے سے عاجز ہے جو تیری شان کے مناسب ہو۔ اور اللہ کے راستہ تو آدمی جتنا بھی زیادہ سے زیادہ خرچ کرے وہ کم ہی ہے لیکن میں کیا کروں۔ میرے پاس اتنی مقدار نہیں ہے جو تیرے سوال کے شکر کے مناسب ہو۔ اگر تو اس کے لئے تیار ہو۔ کہ جو میرے پاس موجود ہے اس کو تو خوشی سے قبول کر لے اور مجھے اس پر مجبور نہ کرے کہ میں اس مقدار کو کہیں سے حاصل کروں جو تیرے مرتبہ کے مناسب ہو۔ اور تیرا جو حق مجھ پر واجب ہو گیا ہے اس کو پورا کر سکے تو میں بخوشی حاضر ہوں۔ اس سائل نے کہا جو کچھ آپ دینگے اسی کو قبول کر لوں گا۔ اور اس کا شکر گزار ہوں گا اور اس سے زیادہ نہ کرنے میں آپ کو معذور سمجھونگا۔ اس پر حضرت حسنؓ نے اپنے خزانچی سے فرمایا کہ ان تین لاکھ درہموں میں سے (جو تمہارے پاس رکھوائے تھے) جو بچے ہوں لے آؤ۔ وہ پچاس ہزار درہم لائے (کہ اسکے علاوہ سب کچھ خرچ کر چکے تھے) حضرت حسنؓ نے فرمایا پانچسو دینار (اشرفیاں) اور بھی تو کہیں تھے عرض کیا کہ وہ بھی موجود ہیں۔ فرمایا وہ بھی لے آؤ۔ جب یہ سب کچھ آگیا تو سائل سے کہا کہ کوئی مزدور لے آؤ۔ جو ان کو تمہارے گھر تک پہنچا دے۔ وہ مزدور لے آئے۔ حضرت حسنؓ نے سب کچھ انکے حوالے کر دیا اور اپنے بدن مبارک سے چادر اُتار کر مرحمت فرمائی کہ ان مزدوروں کی مزدوری بھی میرے ذمے ہے۔ لہذا یہ چادر فروخت کر کے انکی مزدوری میں دے دینا۔ حضرت حسنؓ کے غلاموں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اب

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوھدری

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے۔ ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم ۱۔ لاہور ڈویژن بذریعہ چھٹی نمبری C / ۱۶۳۲۱۔ مورخہ ۳ رمئی ۱۹۵۶ء
۲ پشاور " " " " T.B.C ۲۴۸۱/۲۷۳۔ مورخہ ۷ رستمبر ۱۹۵۶ء

مدرسہ فیض الاسلام ڈھاب سنتیکا
ضلع بہاولنگر

کا داخلہ ۵ رشوال ۱۳۷۹ھ کو شروع ہو رہا ہے طلباء کی رہائش۔ خوراک۔ کتب اور مستحق طلباء کی پوشاک کا مدرسہ کفیل ہے۔ نیز حضرت مولانا ولی محمد صاحب جو کہ حضرت سید انور شاہ صاحب کشمیری کے ارشد تلامذہ سے ہیں اور دارالعلوم دیوبند کے سند یافتہ ہیں۔ انہوں نے اپنی خدمات مدرسہ کیلئے وقف فرما دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر اور مدرسہ کو ترقی عطا فرمائے۔

المُعلِن مہتمم مدرسہ فیض الاسلام ڈھاب سنتیکا ضلع بہاولنگر

کمانے کے لئے ایک درہم بھی باقی نہیں رہا۔ آپ نے سب کا سب ہی دے دیا۔ حضرت حسن رضنے فرمایا کہ مجھے اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس کا بہت ثواب دے گا (احیاء)

سب کچھ دے دینے کے بعد جبکہ اپنے پاس کچھ بھی نہ رہا اور مقدار بھی اتنی زیادہ تھی پھر بھی اس کا قلق تھا کہ سائل کا حق ادا نہ ہو سکا۔

مدرسہ عربیہ دارالعلوم سعدیہ عیدگاہ صادق آباد کا
داخلہ

دارالعلوم ہذا کا داخلہ ۵ رشوال المکرم ۱۳۷۹ھ سے شروع ہو کر آخر شوال تک جاری رہیگا۔ بیرونی اور غریب طلبہ کے قیام وطعام کتب وغیرہ کا انتظام دارالعلوم کی طرف سے ہوگا۔ درخواست داخلہ بنام مہتمم بھجوادیں

المُعلِن :۔ مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم دارالعلوم سعدیہ عیدگاہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان بہاولپور ڈویژن

طالبانِ علوم نبویہ کیلئے مژدہ

طالبان علوم نبویہ کیلئے خوشخبری ہے کہ ۲۲ رشوال سے شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدین کا دورہ حدیث مدرسہ انوار العلوم جامعہ مسجد گوجرانوالہ میں شروع کر رہے ہیں اور ۱۴ شوال سے دیگر علوم عربیہ کے اسباق بھی شروع ہو رہے ہیں صاحب استعداد طلباء جلد از جلد اپنے کوائف کے ساتھ درخواست داخلہ مہتمم مدرسہ کے نام بھیج دیویں نیز مطلع رہے کہ حضرت قاضی صاحب اس دفعہ حج پر نہیں جا سکے۔

نوٹ۔ خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔

(مولانا) عبدالواحد (صاحب) مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

جامعہ مدنیہ[1]

بنامِ سیدِ فخرِ دو عالم[2] — بفضلِ ایزدی ایں جامعہ ہست
بفیضِ سیدِ لولاک[3] عارف! — بگو ایں منبعِ رشد و ہدیٰ ہست
خداوندا حفاظت کُن مُدامی — دُعائے من بحق مصطفےٰ ہست
زلطف و رحمتِ پروردگاری
بود تا روزِ محشر فیض جاری

عارف ہوشیارپوری

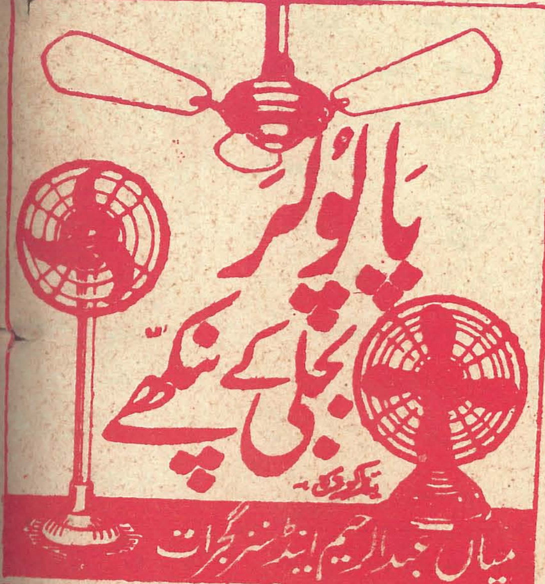
[1] جامعہ مدنیہ منسوب بہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حال واقعہ در مدرسہ کریمیہ ملحقہ بجامعہ مدنیہ متصل مسلم مسجد چوک لوہاری گیٹ لاہور جس کے بانی و امیر حضرت مولانا السید حامد میاں صاحب زید مجدہم خلیفہ ارشد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السید حسین احمد المدنی نور اللہ مرقدہٗ ہیں جس میں مکمل درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ فارغ التحصیل طلباء کو انگریزی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم ومحشی

ترجمہ از شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ
تفسیر از شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ
ناشر :۔ مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

قابلِ دید صحت و نفاست اور زیبائش و آرائش کے ساتھ دو رنگ عکسی بلاکوں سے طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز تاریخ، جلد سنہری ڈائی دار سائز ۲۲×۳۲، ۳۲ پونڈ، ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے نمونہ مفت

جملہ اعلانات مضامین اور منظومات کم از کم ۱۵ روز قبل از اشاعت دفتر میں پہنچنا ضروری ہیں



ضرورت کاتب
کاتب کی فوری ضرورت ہے
نمونہ ضروری ہے
تنخواہ معقول
لاہور

